SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, August 24, 1998

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty five minutes after five in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہ قِیٰمًا وَ قُعُوْدًا وَ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَ یَتَفَکَّرُوْنَ

فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ O رَبَّنَا اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ وَمَا

لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ O رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ

اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ کَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا

مَعَ الْاَبْرَارِ O رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَ عَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا

یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ O

(سورۃ آل عمران آیات 191 تا 194)

ترجمہ: جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمان اور زمین کی

پیدائش میں غور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے پروردگار تو نے اس مخلوق کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا۔ تو پاک ہے۔ تو قیامت کے دن ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو ۔ اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اسے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ۔ اے پروردگار ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ ایمان کے لئے پکار رہا تھا یعنی اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے۔ اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما۔ اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کرا اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا۔ اے پروردگار تو نے جن جن چیزوں کے ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعے سے وعدے کئے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجیئو کچھ شک نہیں کہ تو خلاف وعدہ نہیں کرتا ۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ جزاک اللہ ' Leave Applications میجر مختار احمد خان صاحب نے ناسازی طبع کی بنا پر مورخہ ۲۴ تا ۲۵ اگست کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ مولوی سید امیر خان نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۴ تا ۲۶ اگست کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ میر نبی بخش ڈڈکی صاحب نے علالت کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ قاضی محمد انور صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۴ تا ۲۷ اگست کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب فاروق احمد خان صاحب نے ذاتی وجوہات کی بنا پر مورخہ ۲۴ اور ۲۵ اگست کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ مشاہد حسین صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر سعودی عرب میں ہیں اس لئے وہ اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ جی جناب مسعود کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ آپ پہلے لے لیں یا بعد میں لیں گے۔

جناب چیئرمین۔ آپ کا ایک پریولیج موشن بھی ہے۔ پہلے اقبال حیدر صاحب کی پریولج موشن لے لیتے ہیں۔ پھر اس کے بعد آپ کا۔

سید مسعود کوثر۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر پھر بعد میں لے لیجئے گا۔

Mr. Chairman: Yes, please Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider: Thank you Mr. Chairman, Sir. With your permission, Sir, I humbly seek leave of this House to raise a question involving breach of privilege of a member of the Senate as well as of this honourable House. On 25th of July, 1998, officials of FIA as well as the police and the local administration of Islamabad raided the house of Mr. Islamuddin Sheikh, Senator belonging to PML, Functional Pagara Group, and arrested Senator Sheikh who was bed ridden at that time and recovering from the heart attack he had suffered on 12th July and since then he was being treated in the Intensive Care Unit of PIMS at Islamabad. Only couple of days before his arrest he had shifted from the hosptial to his residence but remained under constant medical supervision and treatment. The police and FIA officials realizing the precarious condition of Senator Sheikh, brought him to PIMS after arresting him where he suffered

another heart attack and though Senator Sheikh is still admitted in the Intensive Care Unit. When I had moved this motion, he was admitted in the Intensive Care Unit. Now he has been shifted to the private ward but the authorities are capable of shifting him to any interrogation cell or in the prison. Senator Islamuddin Sheikh has been implicated in an old case of 1991 on false and baseless charges. He is being prosecuted in the Special Banking Court at Karachi purely with mala fide motive to coerce him in supporting the ruling party on all occasions. The Government is in dire need of support of more and more members to achieve, at least required simple majority in the Senate. The unlawful arrest and victimization of Senator Islamuddin Sheikh has conveyed an alarming message that members of the Senate may suffer further vitimization and harrassment if they will express their opinion and views freely which may be against the interest of the ruling party.

The aforesaid incident clearly constitutes not only breach of privilege of a member but also of the entire House and it is of utmost public importance as well as in the interest of democratic institutions. Hence this privilege motion may kindly be admitted and referred to the Committeee.

جناب چیئرمین۔جی چوہدری صاحب ، آپ نے دیکھا بھی ہے یا نہیں؟

چوہدری شجاعت حسین۔ جی نہیں دیکھا ہے۔

جناب چیئرمین۔ پھر ٹھیک ہے آپ اپنے دلائل دے دیں کہ یہ کس طرح پریولج موشن بنتا ہے۔ کل وہ پھر اس کا جواب دے دیں گے۔

سید اقبال حیدر۔جناب چیئرمین ! جہاں تک پریولج موشن کا تعلق ہے تو اس کی بنیاد صرف یہ ہے کہ اسلام الدین شیخ صاحب کا تعلق پاکستان مسلم لیگ فنکشنل گروپ سے ہے اور وہ اپنی پارٹی کی نمائندگی ایوان میں کرتے ہیں ۔ اور ان کے خلاف loan default کے کیس

میں جہاں عام طور پر civil proceedings ہوتی ہیں جان بوجھ کر criminal charge صرف اس لئے بنایا گیا ہے کہ وہ بہت سے موقعوں پر حکومت کی پارٹی کی رائے کے مطابق اپنی رائے کا اظہار نہیں کرتے تھے ۔

جناب چیئرمین-اس کی آپ کوئی مثال دے سکتے ہیں ۔

سید اقبال حیدر-جی بہت سے موقعوں پر ، جب عدالتوں کے ساتھ محاذ آرائی چل رہی تھی ، جب ہمارا سیشن ڈیڑھ دو مہینے چلا تھا تو اس وقت بھی ان کی رائے حکومتی رائے کے ساتھ نہیں تھی ۔ اور بھی مختلف موقعوں پر ایسا کیا تھا ---

جناب چیئرمین-آپ نے حکومت کی حمایت کی تھی ؟

سید اقبال حیدر-نہیں ۔

جناب چیئرمین-لیکن آپ کو تو نہیں پکڑا ۔

سید اقبال حیدر-جناب ان کا تعلق مسلم لیگ سے ہے ۔ مسلم لیگ کو یہ لوگ زیادہ برداشت نہیں کرتے ۔ کیونکہ وہ اپنوں میں سے ہیں ، کہ یہ مسلم لیگی ہوکر مخالفت کرتا ہے ۔ پھر دوسری بات ایک اور بھی mala fide motive جو ان کا ہے وہ صرف اس سے عیاں ہے کہ جب اسلام الدین شیخ صاحب کو گرفتار کیا گیا تو اخبارات نے بین الاقوامی اور ملکی سطح پر بھی یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ حکومت مسلم لیگی سینیٹر کو بھی گرفتار کرنے سے نہیں جھجکی۔ وہ defaulter ہے۔ جبکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ حکومتی مسلم لیگ کا رکن نہیں ہے بلکہ فنکشنل مسلم لیگ کا رکن ہے جو کہ موجودہ حکومتی جماعت کی مخالفت کرتی ہے ۔ تو یہ تاثر بھی انہوں نے دینے کی کوشش کی کہ جی مسلم لیگ کے سینیٹر کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ڈیفالٹ کرنے والے ، بارہ بارہ سو کروڑ روپے جنہوں نے کیا ہے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی کیونکہ وہ حکومت کے منظور نظر ہیں ۔ بلکہ وہ خود حکومت ہیں۔ خود وزیر اعظم ہیں ۔ ان کا خاندان پورا ڈیفالٹر ہے۔ پورے پاکستان میں انہیں ایک اسلام الدین شیخ ملا، یہ ہی ایک ملا جبکہ اتنے سارے ہیں ۔ تو یہ جو امتیازی سلوک ہے یہ تو مکمل بددیانتی ہے اور اس کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے کہ victimize کیا جائے ہر کسی کو، جو ان کو oppose کرے۔ جناب چیئرمین ، یہی میرے دلائل ہیں۔

جناب چیئرمین۔چوہدری صاحب آپ اس کیس کو examine کرکے کل جواب دے دیں۔

چوہدری شجاعت حسین :جناب والا، جو دو دلائل دیئے گئے ہیں ان کا جواب میں ضرور دینا چاہتا ہوں ۔

سید اقبال حیدر۔نہیں جناب ' partly نہیں ۔ پھر آپ اس کو admit کرلیں ۔

چوہدری شجاعت حسین :انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے کبھی حق میں بات نہیں کی تھی ۔ میں کہتا ہوں کہ کبھی مخالفت میں بھی نہیں کی تھی ۔

دوسری بات انہوں نے وزیر اعظم کے متعلق کی ہے ۔ وہ میں وضاحت کے ساتھ کہنا چاہوں گا اور بارہا کہا جا چکا ہے ' ہر جگہ کہا جا چکا ہے ' وزیر اعظم اور ان کی فیملی کی کوئی بھی فرم defaulter نہیں ہے ۔ اگر کسی جگہ ہے تو ظاہر ہے کہ آجکل دس روپے دیں تو پرچے نکل آتے ہیں، وہ لے کر سینٹ میں آجائیں ۔ ہم یہاں پر حاضر ہیں اس کا جواب یہاں پر دیں گے۔

سید اقبال حیدر۔جناب اسلام الدین شیخ صاحب کی ایک proposal ہے کہ جس طریقہ سے وزیر اعظم نے اپنے قرضوں کا بنکوں کو واپسی کا طریقہ کار اپنایا ہے ' اسی طریقہ کار سے مجھے بھی موقع دیا جائے ۔

جناب چیئرمین۔چوہدری صاحب ' اس کو تفصیل سے دیکھ لیں اور کل جواب دے دیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔جناب چیئرمین' جہاںتک پریویلج موشنز کا تعلق ہے۔ پرانے وقت میں یا قانون اور پارلیمانی روایات میں پریویلج موشن ایک بہت ہی sacrosant چیز ہے اور پریویلج موشن جس روز دیا جائے اسی روز ہمیشہ ایجنڈے پر آیا کرتا تھا۔ اگر چلتے ہوئے ہاؤس میں بھی breach of privilege آ جائے تو کارروائی روک کر اس پر کارروائی کو preference دی جاتی تھی ۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے ہاں رواج نہیں رہا کہ ہم Adjournment Motions دیں' اس لئے کہ پوائنٹ آف آرڈرز پر یہ بات چل نکلتی ہے وگرنہ ایڈجرنمنٹ موشنز کا طریقہ کار یہ تھا کہ' میاں صاحب بیٹھے ہیں' اگر اجلاس آٹھ بجے شروع ہوتا تھا تو ایک گھنٹہ پہلے یعنی سات بجے ممبر نوٹس دیتا تھا۔ پھر ٹرانسلیشن برانچ میں جاتا تھا ٹرانسلیٹ ہوتا تھا ' ڈسٹریبیوٹ ہوتا تھا۔ منسٹر صاحب کو جاتاتھا' سپیکر کو جاتا تھا اس کے بعد جناب والا! وہ سپرنٹنڈنٹ کے پاس 'اسسٹنٹ

سیکرٹری کے پاس ، سیکرٹری کے پاس ،یعنی سپیکر کے داخل ہونے سے پہلے وہ فائل سپیکر کو بھی پہنچ جاتی تھی wet ہوکر ، خواہ دس ایڈجرنمنٹ موشنز آئیں۔ تو میں عرض کروں گا کہ جناب والا! میری ایک تجویز ہے کہ یہ پریویلج موشنز اور ایڈجرنمنٹ موشنز جو ہیں یہ جس روز دیئے جائیں اسی روز discuss ہوں تاکہ ہمیں بھی یہ عادت پڑے کہ اگر بہت ہی اہم مسئلہ ہم اٹھانا چاہتے ہیں تو ہم ایک گھنٹہ پہلے موشن دیں۔ اپنے مراحل طے کر کے وقفہ سوالات کے بعد ایڈجرنمنٹ موشن بھی آ جائے۔ اور پریویلج موشنز کو تو بہر حال جناب ایڈجرنمنٹ موشنز پر بھی فوقیت ہے لیکن اس کو جہاں تک examine کرنے کا تعلق ہے میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ وہ پارلیمانی روایات کے مطابق اسی ایک گھنٹے میں سینٹ سیکرٹریٹ میں examine ہو جاتی تھی اور اسی روز سینٹ سیکرٹریٹ یا اسمبلی میں وہ آ جاتی تھی اس لئے کہ جناب ایڈجرنمنٹ موشن اگر کوئی ممبر موو کرتا ہے تو اس کی افادیت اگلے روز ختم ہو جاتی ہے۔ قانون تو یہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں بھنڈر صاحب آپ کی بات صحیح ہے اگر واقعی کوئی ایسا معاملہ ہو جس میں فوری ایکشن کی ضرورت ہے تو فوراً ٹیک اپ کر لیا جائے گا' یہ واقعات پر depend کرتا ہے' جی جناب مولانا فضل محمد آپ کا ہے پریویلج موشن ۔ جی جناب مولانا صاحب۔

PRIVILEGE MOTION

Re: ISSUANCE OF LEGAL NOTICE FOR ASKING QUESTION IN THE SENATE.

جناب حافظ فضل محمد۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ تحریک استحقاق۔ جناب میں Privilege Motion move کرتا ہوں کہ درج ذیل واقعہ سے میرا اور اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ جناب عالی! مجھے عبدالرشید مروت ایڈوکیٹ پشاور کی طرف سے ایک لیگل نوٹس موصول ہوا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے سینٹ میں کچھ ایسے سوالات پوچھے ہیں جو کہ اس کے موکل مسمی حسین احمد خان EXEN واپڈا (کرک) صوبہ سرحد کے خلاف ہیں ' مجھ پر یہ بھی الزام لگایا ہے کہ میں ذاتیات پر اتر آیا ہوں اور میرے سوالات سے ان کے موکل کی شہرت اور ملازمت کو نقصان پہنچا ہے۔ مزید الزام لگایا گیا ہے کہ میں نے یہ سوالات سینٹ کے کسی ملازم کے کہنے

پر کیے ہیں اور سینٹ کے ملازم کو بھی اس سلسلے میں دس لاکھ روپے کے ہرجانے کا نوٹس موصول ہوا ہے۔ وکیل موصوف نے مجھے ایک ہفتہ کے اندر اندر جواب دینے کا کہا ہے 'جناب عالی! میں بحیثیت رکن سینٹ قواعد میں دی گئی حدود میں رہتے ہوئے سوالات پوچھتا ہوں اور پوچھ سکتا ہوں میں نے نہ کوئی ذاتی سوال پوچھا اور نہ ہی میری کوئی ایسی بات تھی بلکہ سوالات کو سینٹ میں قواعد کے تحت پرکھا جاتا ہے۔ جناب والا! سوالات پوچھنا میرا قانونی اور آئینی حق ہے یہ میرا استحقاق ہے مذکورہ EXEN نے مجھے نوٹس دلوا کر میری توہین کی ہے اور مجھے میرے حق سے دھمکی آمیز طریقے سے روکنے کی کوشش کی ہے اس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا گزارش ہے کہ میری اس تحریک استحقاق کو منظور فرما کر کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ متعلقہ EXEN کے خلاف کارروائی کی جاسکے۔

Mr. Chairman: Minister for Water and Power.

Mr. Gohar Ayub Khan: Sir. not opposed. if it is not subjudice.

Mr. Chairman: Even if it is in a court of law, how can you prevent a member from performing his functions or how can you threaten him with action, if he asks a question or moves a resolution.

Mr. Gohar Ayub Khan: That is why sir, I am saying I do not oppose.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب یہی تو آئینی تحفظ ہے' ایک آئینی تحفظ یا پریویلج ہے۔ سب سے بڑا یہ پریویلج ہے کہ ہم اس ایوان میں سوال پوچھ سکتے ہیں۔

حافظ فضل محمد ۔ میرے پاس نوٹس وغیرہ سب کچھ موجود ہے اور مجھے دھمکی دی ہے کہ ہم یہ کریں گے' وہ کریں گے۔ تم نے کیوں پوچھا ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب ریفر بھی کریں اور ٹائم بھی فکس کریں یہ نہ ہو کہ وہ پریویلج کمیٹی لے کر بیٹھ جائے' اسی سیشن میں اس کی رپورٹ بھی کرے۔

جناب چیئرمین۔ یہ کمیٹی کافی active ہے ۔ So, I think, it is a serious

matter and it is found to be in order. So, it is referred to the Privileges Committee. جی آپ فرمائیں حبیب جالب صاحب ۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب والا! میں نے ایک ایڈجرنمنٹ موشن موو کیا تھا ، جو کہ بہت اہم نوعیت کے مسئلہ پر ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ ایجنڈے پر آئے گا تو تب ہی take up ہو گا ۔اس وقت تو نہیں ہو سکتا۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ موو کیا ہے لیکن کل تو اس کی افادیت ختم ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں جالب صاحب ۔ آپ جانتے ہیں ۔ آپ کافی تجربہ کار ہیں کہ جب ایک چیز موو ہوتی ہے ، آفس میں examine ہوتی ہے ۔ اگر نہیں آتی تو you meet me in my chamber and tell me کہ یہ فلاں چیز نہیں آ رہی ہے ۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب والا! آفس میں ہم نے موو کیا ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ جناب ! this is not a matter that you can take up on the floor of the House because if you feel that something is getting late you see me in my chamber. لیکن ایک چیز ایجنڈے پر نہیں ہے تو اس کو نہیں لایا جا سکتا۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب والا! بات یہ ہے کہ آپ کے دفتر میں ہم نے دی ہے ، اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ہمیشہ آپ کے دفتر میں آپ سے ملاقات کرتے رہیں ۔

جناب چیئرمین۔ اگر آپ کے خیال کے مطابق آفس صحیح طریقے سے process نہیں کرتا تو آپ مجھے بتائیں ، میں آپ کے لئے حاضر ہوں ۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ تو میں آپ کو بتا رہا ہوں ۔

جناب چیئرمین ۔ جناب ! اس طرح نہیں ہوتا ۔ It is against the rule. Not in the House جی جناب مسعود کوثر صاحب۔

سیدمسعود کوثر۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب! میں پہلے تو جو جناب بھنڈر صاحب نے تجویز پیش کی ہے اس کی تائید کرتا ہوں اور جو ایڈجرنمنٹ موشن کا سلسلہ ہے اگر اسے اسی طریقے سے چلایا جائے جس طرح کہ ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ جناب مسعود کوثر صاحب I just want to clarify. کہ جب یہ پوائنٹس آف آرڈر کا طریقہ ہے تو adjournment motion is something which is taken up in very rare circumstances. چونکہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات ہو جاتی ہے تو بجائے اس کے کہ ہاؤس میں آ کر اس کو discuss کیا جائے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس لئے اب یہ ہے کہ اگر واقعی کوئی genuine adjournment motion ہوا تو I can take it up some day because our agenda is not burdened with unnecessary adjournment motions.

سیدمسعود کوثر۔ جناب والا! میں اس لئے تمہید باندھ رہا تھا کہ میں جس ایشو کی طرف اشارہ کر رہا ہوں وہ بنیادی طور پر ایک انسانی مسئلہ ہے چھ سات دن پہلے بارشوں کی وجہ سے ایک المناک سانحہ پیش آیا ہے۔ اسلام آباد سے پشاور تک جی ٹی روڈ پر نوشہرہ اور شیدو کے درمیان ایک cause way ہے ' جہاں پر جب بارشیں ہوتی ہیں تو کافی سیلاب آ جاتا ہے۔ پہلے بھی اس جگہ پر کئی قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں اور ایک ہفتہ پہلے بھی اسی قسم کا آیا اور cause way پر اتنا پانی جمع ہو گیا اور کچھ لوگوں نے اسے کراس کرنے کی کوشش کی اور ایک ویگن، ایک گاڑی اور ایک سکوٹر بہہ گئے ' ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچ سکا۔ جناب والا! میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ اس cause way کے ساتھ ابھی ایک پل بھی بن چکا ہے لیکن چونکہ بدقسمتی سے یہ فنڈز موٹروے پر divert کئے گئے ہیں اور یہ راستہ جو main dual carriage way ہے اس پر ہر روز ' ہر ہفتے میں تین ' چار شدید ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں ' جس میں درجنوں لوگ مر جاتے ہیں۔ یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ معصوم لوگ ' غریب لوگ جو بسوں میں سفر کرتے ہیں یا otherwise سفر کرتے ہیں وہ مرتے ہیں۔ اگر حکومت تھوڑی سی اس پر توجہ دے I would say کہ اس کو expedite کرے۔ پشاور سے اسلام آباد روڈ پر بہت آہستہ کام ہو رہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ کم از کم وہاں پر عارضی بندوبست کیا جائے۔ جناب والا! پہلے انہوں نے باڑ لگائی ہوئی تھی۔ اگر کوئی غلطی سے گر بھی جائے تو وہاں پر پھنس جاتا تھا۔ تو میں آپ

کے توسط سے حکومت سے اور نیشنل ہائی وے سے particularly request کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی بارشوں کا موسم ہے ۔ اب یہ واقعات ہوتے رہیں گے تو اگر اسے ایمرجنسی بنیادوں پر لے لیا جائے اور فی الحال کوئی عارضی بندوبست کیا جائے تو جو نقصان ہونے کا اندیشہ ہے وہ کم ہو سکے گا ۔ بہت شکریہ ۔ بڑی مہربانی ہو گی ۔

جناب چیئرمین۔ جی اس کو کون نوٹ کرے گا ۔

میاں رضا ربانی۔ جناب والا! آپ کیبنٹ کی حالت دیکھ لیں ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں کیبنٹ تو خاصی موجود ہے ۔

میاں رضا ربانی ۔ جناب والا! کوئی نوٹ کرنے کو تیار نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے کہ جناب وٹو صاحب ہی نوٹ کریں گے ۔ جناب وٹو صاحب! یہ آپ نوٹ کر لیں ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! عالی صاحب تشریف لے آئے تھے ۔ دوبارہ repeat کر دیں تو مہربانی ہو گی ۔

جناب چیئرمین ۔ جب عالی ہوں گے تو مشاعرہ تو بنے گا جناب! مختصراً دوبارہ repeat کر دیں۔

سید مسعود کوثر۔ جناب والا! میں دوبارہ وٹو صاحب کی خدمت میں مختصراً عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نوشہرہ اور شیدو کے درمیان main جی ٹی روڈ پر ' یہ دونوں بڑی مشہور جگہیں ہیں ' ان کے درمیان ایک cause way ہے جہاں پر اکثر جب بارشیں ہوتی ہیں تو بارشوں کے پانی سے بڑے زور کا سیلاب آ جاتا ہے ۔ جناب والا! میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہاں پہلے بھی کافی casualties ہوئی ہیں۔ ابھی recently ہفتہ دس دن پہلے ایک ویگن ' ایک سوزوکی کار اور ایک سکوٹر بمعہ سواریوں کے بالکل ضائع ہو گئے ہیں۔ وہ بیچارے لاہور سے سوات جا رہے تھے چھٹیاں منانے کے لئے ' وہ چار کے چار ساتھی فوت ہو گئے ۔ جناب اسی طرح آئے دن حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ اس سڑک پر 80% کام ہو چکا ہے 20% کام رہتا ہے لیکن پچھلے ڈیڑھ سال سے' جب سے آپ کی حکومت آئی ہے آپ نے اس پر کام بند کیا ہوا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ نمبر ایک ۔ اس

سڑک پر دوبارہ کام شروع کیا جائے کیونکہ اسلام آباد پشاور کا وہی ایک راستہ ہے جس پر کہ لوگ آتے جاتے ہیں ۔ آپ اس کے figures دیکھ لیں ہفتے دو ہفتے میں کوئی نہ کوئی serious accident وہاں پر ہوتا ہے اس سڑک کے نامکمل ہونے کی وجہ سے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جہاں پر یہ cause way ہے اس کے بارے میں نیشنل ہائی وے والوں کو کہیں کہ ذرا آپ مہربانی کر کے کم از کم کوئی ایسی arrangement for the time being کر لیں کہ یہ جو خطرہ ہے اس سے بچا جائے اور وہاں کی administration کو بھی کہیں کہ جب flood وغیرہ آ جاتا ہے تو سپاہی وغیرہ کھڑا کریں کہ وہ لوگوں کو advise کرے کہ اس وقت تک آپ cross نہ کریں جب تک کہ safe نہ ہو جائے ۔ اس طرح جو جانی نقصان ہوتا ہے اس سے بچت ہو جائے گی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب حبیب جالب صاحب۔ میرا تو خیال تھا کہ پہلے دوسرا کام شروع کیا جائے اب یہ شروع ہو گیا ہے۔ آپ کے (رضا ربانی صاحب کی طرف اشارہ کر کے) اپنے ممبر نے اٹھایا ہے۔ I suppose, I thought that this is with your consensus.

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ راشدی صاحب کا point of order ہمیشہ اچھا ہی ہوتا ہے۔ جی جناب جالب صاحب۔

POINT OF ORDER

REGARDING THE CRUISE MISSILES ALLEGEDLY LANDED IN PAKISTAN.

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب چیئرمین! میں اس مقدس ایوان کی توجہ عالمی طور پر نہایت اہم اور سیکورٹی کے نقطہ نگاہ سے حساس ، ایٹمی تنصیبات کے حوالے سے انتہائی خطرناک مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ امریکن کروز میزائل Tomahawk type جس پر US 93 Model لکھا ہوا ہے جو بلوچستان کے ساحل سے 120 میل دور بحری بیڑے سے داغا گیا تھا وہ بالکل اس range میں جا کر گرا ہے جس میں ہمارے وزیراعظم صاحب بڑے فخر سے یہ کہتے

ہیں کہ ہم نے ایٹمی دھماکے کیے ہیں - یہ جگہ شنگر نامی جو بیسماں ، تحصیل خاران میں ہے اور اس کا range بالکل وہی ہے جہاں ایٹمی تنصیبات ہیں یا جہاں راستوں میں دھماکے ہوئے ہیں وڈ ہے ، دوستین ایریا ہے - اس میں پہلی سب سے افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کی اطلاع عوام نے دی ہے ، ہم تو بڑے فخر سے کہتے ہیں ، وزیر اعظم پاکستان نے بھی کہا کہ ہم نے دفاعی لحاظ سے پاکستان کو انتہائی مضبوط کر دیا ہے لیکن information کی حد تک ایک دفعہ وزیر خارجہ صاحب نے کہا اور چیف سیکریٹری سرحد کی جانب سے تھا کہ اس کے کچھ ٹکڑے صوبہ سرحد میں گرائے گئے - اس کو بھی بہت بڑی سزا دی گئی کہ **** تم کون ہوتے ہو اس قسم کی اطلاع فراہم کرنے والے- دوسری طرف اس کی تردید بھی کی گئی اور وہ جو کروز میزائل کی violation ہوئی تھی کیونکہ وہ ایک دفعہ اوپر اٹھتا ہے اور اس کے بعد وہ ریڈار radar catch up سے نیچے flow کرتے ہوئے طیارہ کی طرح جاتا ہے لیکن وہ اپنے آپ کو بچاتا ہے-میں یہ کہتا ہوں کہ وہ سر کے اوپر سے گزرا ہے - جو میزائل سر کے اوپر سے گزرے تو وہ تو ویسے ہی ہماری territory کی violation ہوئی ہے- international principles کو دیکھتے ہوئے UNO کے Charter کو دیکھتے ہوئے ، State sovereignty and territorial integrity کو دیکھتے ہوئے وہ ویسے ہی violation ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ violation بھی ہوئی ہے اور اگر چند ٹکڑے پاکستان میں گرے تو اس کے لیے بھی ہم نے apologise کیا Pentagon سے اور یہ کہا کہ جناب ہم سے بڑی غلطی ہوئی ہم اپنے بندے کو سزا بھی دیتے ہیں-لیکن جناب یہ کروز میزائل جو unexploded ہے اور جو سات اور بارہ فٹ کے crater کے حوالے سے اب بھی موجود ہے اس کی اطلاع عوام نے دی ہے- ابھی تک وزارت خارجہ کی جانب سے ---میں اخبارات اٹھا کر دیکھ رہا ہوں، کچھ اخبارات نے اس کو زینت بھی بنایا ہے لیکن وزارت خارجہ کی جانب سے کوئی خبر نہیں ہے-

جناب چیئرمین- یہ تو ملک کے اندر آیا ہے اس سے تو خارجہ کا تعلق نہیں ہے یہ تو داخلہ کا تعلق لگتا ہے-

جناب حبیب جالب بلوچ- آپ صحیح کہتے ہیں Interior Minister صاحب کا یہ سب سے زیادہ ہے، کیونکہ کل جو امریکہ کے حمایت میں سب کچھ کر رہے تھے ، آج امریکہ نے انہی

---

*(***** words expunged by order of the Chairman)*

کے خلاف کارروائی شروع کر دی ہے یہ جو ہماری ایٹمی تنصیبات ہیں ، اگر یہ ان راستوں پر گرتا جہاں ایٹمی دھماکہ ہوا ہے تو وہ ایٹمی فضلہ جیسے دبا دیا گیا ہے ، جیسے سیل کیا گیا ہے اور دوسو سال بعد بھی اگر leakage ہو جاتی ہے تو اس کی radiation پانچ سو کلو میٹر تک پھیل جاتی ہے ۔ پہلے تو بات یہ ہے کہ انہوں نے دورہ کیا کہ کوئی radiation نہیں ہوئی ہے لیکن دوسری طرف کوئی recycling plant ایٹمی فضلات کے ٹھکانے لگانے کے لئے نہیں لگایا گیا ہے۔ یہ اتنے کروڑوں ڈالر خرچ کرتے ہیں مختلف مسئلوں پر لیکن بلوچستان کو funds اور دیگر حوالے سے ویسے ہی نظر انداز کیا جاتاہے۔ کم از کم وہ اپنے کئے دھرے یعنی ایٹمی فضلات کو ٹھکانے لگانے کے لئے recycling plant لگا دو ورنہ جن کے لئے front line state بنایا گیا تھا پاکستان ، آج یہ دھیما front line state لگتا ہے اس کی کیوں مذمت نہیں کی جا رہی بلکہ apologise کیا جا رہا ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مختلف organs کے درمیان کسی قسم کا ربط نہیں اور نہ ہی information کا بہترین network موجود ہے۔ اس طرح سے اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان اپنے اصولی موقف پر زور نہیں دینا چاہتا۔ یا پھر "Pentagon" کے دباؤ میں آ کر تنصیبات کے نزدیک گرے ہوئے میزائل کو تنکا سمجھ کر بھولنا چاہتا ہے۔ اس سے پورے ملک بالخصوص بلوچستان کے عوام کو زبردست تشویش کا سامنا ہے۔ ہماری بلوچستان اسمبلی نے قراردیں دیں۔ مختلف پارلیمنٹ کے اراکین یا پارٹی کے لیڈروں نے شروع سے یہ کہا ہے کہ جناب یہ کیمپ جو آپ نے افغان مہاجرین کے لئے قائم کیا ہے یہاں سے ان کے انخلاء کو یقینی بنائیں، یہاں اڈے نہیں ہونے چاہئیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ کبھی اڈے کی بات کر رہے ہیں اور کبھی فضلے کی بات کر رہے ہیں point of order ہوتا ہے، کہ کوئی پوائنٹ فوری نوعیت کا ہے اور اس پر آپ کوئی گورنمنٹ کی explanation چاہتے ہیں، آپ تو کبھی کچھ بات کرتے ہیں کبھی کچھ۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ یہ ساری باتیں ایک دوسرے سے متعلق ہیں۔ اگر اڈے ہیں تو میزائل بھی آئیں گے اور اگر میزائل آئیں گے تو آپ اس کی مخالفت نہیں کریں گے۔ لہذا میں یہ چاہتا ہوں کہ پالیسی کی وضاحت کی جائے ۔ جناب وزیر خارجہ صاحب بھی موجود ہیں اور وزیر داخلہ صاحب بھی موجود ہیں۔

جناب چیئرمین- کس پالیسی کی وضاحت کریں یہی تو ہمیں سمجھ نہیں آرہی-

جناب حبیب جالب بلوچ- یہی کہ جناب چند ٹکڑے سرحد میں گرے تھے اس پر انہوں نے apologise کیا کہ پاکستان کی territory کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے- اب تو اتنی بڑی خلاف ورزی ہے کہ ان کا بھیجا ہوا بچہ یہاں پاکستان میں موجود ہے جس پر US 93 لکھا ہوا ہے اور وہ کروزمیزائل 19 فٹ لمبا ہے ' un-exploded ہے اور پورے ایریا کو گھیر لیا گیا ہے' لوگوں کو پرے رکھا جا رہا ہے - اس کو Civil Defence اپنے قبضے میں لے رہا ہے- اس پر میں ان کی پالیسی چاہتا ہوں کہ حکومت پاکستان کی اس پر پالیسی کیا ہے- ایک طرف apologise کرتے ہیں اور دوسری طرف کچھ بھی نہیں بولتے-

جناب چیئرمین- دیکھیں ناں کہ point of order کو debate نہ بنایا کریں' انہوں نے ایک issue raise کر دیا ہے یہ کوئی debate تو نہیں ہے- let the Minister reply - رضا صاحب اسی طرح یہ ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز debate بن جاتی ہے- ایک point of order انہوں نے raise کر دیا ہے-

میاں رضا ربانی- جناب آپ کی بات بالکل درست ہے جب normal circumstances ہوں' یہاں پر تو خطرہ یہ ہے اور میں اس لئے اتنی عجلت کر رہا ہوں کہ کیونکہ کہیں وزیر خارجہ صاحب اپنے وجود سے انکار نہ کردیں کیونکہ فارن آفس ہر دو منٹ کے بعد ایک denial issue کر رہا ہے he may turn around tomorrow and say I am not present in the House. So, my point is simply this that these three or four points of order are all inter-related to Afghan's question.

Mr. Chairman: Please I think we should show some restraint, کہ بھئی ایک بات raise کر دی گئی ہے' انہوں نے بات کر دی ہے' منسٹر جواب دے دے- we go to the next item. اس طرح یہ ہو رہا ہے کہ بھنڈر صاحب بھی بار بار اعتراض کر رہے ہیں اور صحیح کر رہے ہیں- I know there are lot of temptations کہ جی ہم بھی بات کریں لیکن ایک مسئلہ یہ ہے---

Mian Raza Rabbani: Sir,if any one of us is irrelevant.

Mr. Chairman: No, no, it is not irrelevent. The point has been raised. I will ask the Minister to make a reply and you raise something different.

Mian Raza Rabbani: Sir, since the issues are inter-connected...

جناب چیئرمین: آپ مجھے بتائیں if you were sitting here what would you do?

Mian Raza Rabbani: Sir, under the normal circumstances I would do what you are doing. But in these special circumstances........

جناب چیئرمین: میرے لئے تو ہر دن special ہوتا ہے۔ جس طرح آج special ہو گیا ہے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, you certainly agree that the situation prevailing internationally today........

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب آپ پہلے ان کو بات کر لینے دیں۔ نہیں ، اگر یہ بات کرنا چاہتے ہیں تو آپ پھر ان کے سوالوں کا جواب دے دیں۔

جناب سرتاج عزیز: میں ایک بات عرض کروں کہ Friday کو یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اس دن جو debate ہوئی تھی وہ complete نہیں ہوئی تھی اور آج Private Member's Day ہے ۔ Tuesday کو اس موضوع پر Foreign Policy کے حوالے سے further detailed discussion ہو گی۔ تو کل کا دن اس مقصد کے لئے متعین ہو چکا ہے۔ آج یہ جو بات کر رہے ہیں اس پر میرا جواب سن لیں اور پھر کل کی debate میں مزید کوئی بات کرنا ہو تو کر لیں۔

Mr. Chairman: Is that O.K.?

اس طرح کرتے ہیں کیونکہ منسٹر صاحب تیار ہیں ۔ Let them say what they want to say and you make a reply at the end.

Mr. Sartaj Aziz: Let me clarify the position then they can ask.

جناب چیئرمین: نہیں، آپ آخر پر clarify کریں کیونکہ آپ کے بیان کے بعدکوئی

نہ کوئی بات پھر شروع ہو جائیگی ۔ Why don't you just wait, listen to them and make a final statement.

جناب سرتاج عزیز: جناب ان کا بنیادی نقطہ یہ ہے کہ فارن آفس نے ابھی تک کوئی بیان نہیں دیا۔

Mr. Chairman: Don't come out with the statement.

(Interruption)

میاں رضا ربانی : جناب فارن آفس کے بیان کو چھوڑیں ۔ فارن آفس اپنے بیان سے retract کر رہا ہے۔ Friday کو جب بات ہوئی تھی تو this was not the situation Foreign Office issues a statement at 5 O'clock and then at night it retracts its statement. The Prime Minister of Pakistan makes a statement to the President of the United States and then he retracts that statement. What is the Foreign Minister talking about?

Mr. Chairman: After your statement we will close the matter.

Mian Raza Rabbani: Sir, how can the matter be closed? Every day he is coming up with one "Tohfa" after another.

Mr. Chairman: Raza Sahib please, this is not an occasion for this kind of debate. We are only dealing with the points of order.

(Interruption)

Mian Raza Rabbani: Sir, what is this House here for?

Mr. Chairman: This House is here to be run according to the rules.

(Interruption)

میاں رضا ربانی: جناب اس سے زیادہ serious situation اور کیا ہو گی کہ پرائم منسٹر امریکی صدر کو کہتے ہیں کہ جی پاکستانی مارے گئے ہیں امریکی بمباری سے۔ میزائل آ کر

پاکستان کی territory میں گرا ہے۔ فارن آفس امریکی کونسل جنرل کو بلا کے احتجاج کرتے ہیں۔

(مداخلت)

میاں رضا ربانی: اور پھر پرائم منسٹر کی فون کال کے بعد فارن آفس اپنی statement کو retract کر لیتا ہے اور پھر دو افسروں کو O.S.D بنا دیا جاتا ہے۔ اور وہ دونوں آفیسرز پریس میں جا کر کہتے ہیں کہ ہمیں قربانی کا بکرا بنایا جا رہا ہے۔

Mr. Chairman: Raza Sahib, when the Chairman is speaking you are supposed to listen to him. What you are saying is a different point what he has raised.

Mian Raza Rabbani: Basically the same question.

Mr. Chairman: No, no, it is not same

انہوں نے بات کی ہے about Cruise Missile which is unexploded, which has been found in Balochistan آپ بات کر رہے ہے کہ جی فارن آفس retract کر رہا ہے۔ These are two different things.

(مداخلت)

Mr. Chairman: Let me examine each point of order on its merit

اب انہوں نے جو بات کی ہے it has nothing to do with what you are saying. انہوں نے جو بات کی ہے وہ یہ ہے کہ جی بلوچستان میں ایک unexploded missile ہے ۔ آپ جو بات کہہ رہے ہیں وہ کچھ اور ہے۔ It is different thing. آپ انتظار کریں ایک بات ختم ہو جائے پھر آپ raise کریں ۔ ان سے پوچھ لیں گے اگر کوئی بات ہو گی تو۔ جی ایک منٹ ، عالی صاحب ہمیشہ اچھی بات ہی کرتے ہیں۔ جی عالی صاحب فرمائیے۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی : جناب والا آپ نے فرمایا تھا کہ وزیر خارجہ اپنی بات بیان کریں گے اور بات ختم ہو جائے گی ۔ تو جناب مجھ جیسا lesser ممبر بھی آپ کے سامنے ، منٹ صاحب ---

جناب چیئرمین: بات وہی ہو گی ناں کہ کیا ہر point of order پر ہر کوئی بات کرے گا۔ Is that you want

ڈاکٹر جمیل الدین عالی: ہم تو جناب کا حکم مانتے ہیں لیکن آپ نے فرمایا کہ۔۔

جناب چیئرمین: نہیں مجھے بتائیں ناں کہ

you see you are all responsible for proper running of the House. I am not alone responsible because I can not do it unless I have your cooperation. You are all responsible.

ڈاکٹر جمیل الدین عالی: اگر آپ allow کریں۔ رضا صاحب، آپ ذرا بیٹھ جائیں۔

جناب چیئرمین: Let me talk to Aali Sahib ۔ دیکھیں ناں، عالی صاحب بول رہے ہیں اور رضا صاحب بیچ میں بول پڑے ہیں ۔ وہ مجھ سے بات کر رہے ہیں آپ بیچ میں interfere کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی: میں جناب آپ کی بات کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ وزیر خارجہ صرف ان حضرات کی بات سن لیں گے اور جواب دے دیں گے اور بات ختم ہو جائے گی۔ جناب کیا صرف انہی حضرات کا اس معاملے پہ۔۔۔

جناب چیئرمین: تو آپ کیا چاہتے ہیں کہ ہر چیز پر ہر ایک بات کرے، یا پھر۔۔۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی: نہیں، ہر چیز پر نہیں لیکن جناب والا! ہر چیز پر ہر ایک بول رہا ہے تو مجھے اور مٹھ صاحب کو بھی حق حاصل ہے، ہمیں بھی وقت ملنا چاہیئے۔ ورنہ ہم تو آپ کی اس بات کے تابع ہیں کہ جتنا آپ پوائنٹ آف آرڈر allow کریں اس حد تک ہو، دوسرے لوگ کھڑے نہ ہوں، اپنی آوازیں بلند کر کے آپ کے سامنے بات نہ کریں، آپ کے ضوابط اور آپ کی مرضی اور آپ کی صوابدید کا خیال رکھا جائے۔۔۔

جناب چیئرمین: لیکن دیکھیں ناں، آخر یہ طریقہ ہائے کار بنے ہوئے ہیں یہ صرف اور صرف ہاؤس کی خاطر بنے ہوئے ہیں، یہ کسی کی ذات کی خاطر تو نہیں بنے ہیں۔ تو اس کو کس طریقے سے orderly چلایا جائے، آپ مجھے بتائیں کہ کیا کیا جائے؟

ڈاکٹر جمیل الدین عالی : میں تو آپ سے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو آپ نے ضوابط بنا رکھے ہیں انہی کے مطابق چلیں، لیکن ان میں یہ بھی ہے کہ اگر آپ نے کہا کہ صرف دو تین آدمی بولیں گے تو پھر فارن منسٹر جواب دیں تو جناب والا! میں اور مٹہ صاحب کہاں جائیں گے۔

جناب چیئرمین : جی مٹہ صاحب بتائیں اس situation میں ہم کیا کریں' how do we handle things like this.

جناب بشیر احمد مٹہ: جناب والا! اس ایشو پر انہوں نے ایک فیصلہ کیا کہ اس پر ایک full-fledged debate کریں گے کیونکہ واقعات تو آپ کو پتہ ہے they are very grave matters and grave incidents and at a very fast speed things are happening and really we are taken aback by all.

جناب چیئرمین : نہیں اگر debate کرنی ہے تو مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تو پھر debate کریں ناں۔

جناب بشیر احمد مٹہ: میں یہی کہتا ہوں ناں جی ' میں عرض کرتا ہوں کہ because the matter is so important that in the interest of the security of the country and in the interest of clearing the apprehensions of the nation we should immediately go into debate on this matter.

جناب چیئرمین: یعنی آج ہی۔

Mr. Bashir Ahmed Matta : Yes. Why not? Because.....

جناب چیئرمین : جی ٹھیک ہے ' that is your suggession ہر ایک کی اپنی تجویز ہوتی ہے۔ we will examine it ایک منٹ جی' ان کی بات سن لوں پھر آپ کی بات سنتا ہوں۔

جناب بشیر احمد مٹہ: جناب والا! ہاؤس کی sense لے لیں' اگر ہاؤس اس کے لئے تیار ہے تو we go straight because we are representative of the country. They are looking

toward us and the Minister happens to be here. Although he needs the little conditioning in the Foreign Office before he replies but since he is here, he will first listen, register, think over the matters and then he will give a considered reply. This is my submissions.

جناب چیئرمین: جی بھنڈر صاحب کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! یہ ایک عام طریقہ کار ہے ہاؤس کا کہ ایک بات طے ہوئی، منہ صاحب نے تجویز کی اور طے یہ ہوا کہ فارن پالیسی پر full-fledged بحث ہو گی اور تاریخ کا تعین لیڈر آف دی اپوزیشن اور لیڈر آف دی ہاؤس کر لیں گے۔ اس کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ آج Private Member's Day ہو گا، بے شک اس پر بحث پرسوں کر لیں ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ fix کر لیں، یہ تو ان کے fix کرنے کی بات ہے کہ دونوں fix کر کے کر دیں۔ پھر اگر وہ فارن پالیسی پر بحث کرنا چاہتے ہیں اور آج ہی کرنا چاہتے ہیں اور آج ہی چاہتے ہیں کہ فارن منسٹر بھی تیار ہو، آج ہی ہم لوگ بھی تیار ہوں۔ میں تو اس کے لئے تیار نہیں ہوں جناب والا۔ مجھے کوئی نوٹس نہیں ہے اس بات کا کہ آج میں فارن پالیسی پر بات کروں۔ میں تو Private Member's Business کے لئے study کر کے آیا ہوں۔ تو اس لئے یہ ناانصافی ہو گی کہ آج ہی کوئی بات تجویز کی جائے، آج ہی اس پر بحث ہو، آج ایجنڈا کچھ اور ہو، بات کسی اور طرف چل پڑے اور خارجہ پالیسی پر بحث شروع ہو جائے۔ خارجہ پالیسی اتنی آسان بات ہے کہ اس پر ہم ابھی تجویز کریں اور ابھی ہی ہم اس پر بحث کرنا شروع کر دیں اور ابھی ہی ہم فارن آفس سے جواب بھی expect کریں۔

جناب والا! میں نہایت مودبانہ عرض کروں گا کہ دونوں طے کر لیں، بے شک کل کر لیں، پرسوں کر لیں لیکن اس میں ایک باقاعدہ ایجنڈے پر چیز آئے، نوٹس ایشو ہوں کہ ہم نے فارن پالیسی پر بات کرنی ہے، اس کے لئے ہم تیار ہو کر آئیں گے، اس پر بحث کریں گے اور آج جس کام کے لئے ایجنڈا تیار کیا ہے اس پر بحث کی جائے۔ ایجنڈے یونہی ایشو نہیں کر دیے جاتے، آج ایجنڈا تبدیل کر دیا جائے، آج ایک پوائنٹ آف آرڈر raise ہوا ہے، اسی پر بحث شروع کر دی جائے، ایجنڈے کو بالائے طاق رکھ دیا جائے۔ ایجنڈا بڑا rarely and

exceptionally over -ride ہوتا ہے۔ تو جناب اگر حالات نہیں تو full-fledged بحث کے لئے کل کر لیں۔

جناب چیئرمین: جی جناب وٹو صاحب۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب والا! میں یہی عرض کرنا چاہتا تھا کہ پچھلے دنوں جو بحث ہو رہی تھی وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بحث ہوتی رہی ہے۔ اب جب کل کے لئے ایجنڈا تیار کرنا تھا کہ ہم further discussion on points of order رکھیں جو کہ legally permissible نہیں ہے کہ discussion on points of order فلاں پر جاری رہے گا۔ تو اس وقت بھی تجویز یہ کیا گیا ہے، اگر کل ہم نے فارن پالیسی کو discuss کرنا ہے تو کل اس کو رکھ لیں اور اس کو ایجنڈے پر رکھ لیں۔ Discussion on the Foreign Policy اب اس صورت میں کریں گے تو ہمارے پاس تو وہی ایجنڈا ہے President's address کا، ہم لکھیں گے اور پھر پہلے بیس منٹ اس بات پر لگائے جائیں گے کہ دیکھئیے جی کہ وزیر نے ایجنڈے پر Presidential address رکھ دیا ہے اور ہماری discussion تو دوسری ہونی ہے جو point of order پر discussion ہے یعنی ہم اپنی جگہ پر ایک اچھا کام کر رہے ہیں لیکن ہم rules کو follow نہیں کر رہے۔ مناسب یہ ہو گا کہ کل بجائے points of order پہ discussion جاری رہے، سارا دن فارن پالیسی پہ بحث کریں، ہم فارن پالیسی کو من حیث ا لپالیسی ہی زیر بحث لے آئیں اور فارن منسٹر صاحب پھر ساری بحث سننے کے بعد اس کا جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین۔ اچھا۔ جی جناب رضا ربانی صاحب۔ ایک منٹ رضا ربانی صاحب، باری باری بات کریں ۔ ابھی میں نے رضا ربانی کو کہا ہے، دو آدمی تو نہیں بول سکتے۔ ان کے بعد آپ کو موقع دے دوں گا۔

میاں رضا ربانی۔ جناب چیئرمین صاحب! پہلے تو مجھے تھوڑی سی حیرت بھنڈر صاحب پہ بھی اور honourable Minister صاحب پہ بھی ہو رہی ہے کہ ان کو اتنا عجیب مسئلہ لگ رہا ہے کہ points of order پر بحث ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں بحث ہوتی ہے لیکن general debate نہیں ہوتی۔

میاں رضا ربانی۔ جناب اگر آپ اجازت دیں تو-------

جناب چیئرمین۔ جی جی فرمائیں۔

میاں رضا ربانی۔ اگر وٹو صاحب نیشنل اسمبلی کا ریکارڈ نکال لیں اور بھنڈر صاحب بھی سینٹ کاریکارڈ نکال لیں ۔ آپ بھی اپنی memory کو refresh کرلیں تو جب یہ اپوزیشن میں بیٹھتے تھے تو ایک دن بلکہ پورا سیشن آپ کو صرف point of order کے علاوہ verbatim کے اندر کچھ نہیں ملے گا۔نہ آپ نے اس وقت exception لی ۔

Mr.. Chairman: No, no I have always been saying consistently.

Mian Raza Rabbani: Sir, it is a matter of record.

Mr. Chairman: Let us see.

Mian Raza Rabbani: I don't want to enter into that argument. It is a matter of record.

Mr. Chairman: I have been persistently saying this, please see that point of order is not a matter of debate.

Mian Raza Rabbani: Sir, it has been going on but you never stopped it and never minded it and your standards are changing but never mind sir. Sir, coming down to this fact that I agree that on Friday it was decided that the debate will be held on Tuesday on the Foreign Policy because the event that had taken place on the night of Thursday and Friday had been discussed on Friday morning and the House was satisfied to that extent. We were not expecting such a rapid development of events over the week end.

Now today, the situation is totally different. Today, the situation is that the Government issued a statement on a very serious issue after the House was adjourned and in that the Foreign Office categorically stated, Tariq Altaf the Foreign Office Spokesman, categorically stated.......

(Interruption)

Mr. Chairman: Do you want the debate tomorrow?

Mian Raza Rabbani: Sir, I am just coming to it. Sir, if you just hear me, the point is this that today quantitatively the situation is different. So, either we suspend the rules and we start the debate today because the issues involved today are far more graver than what they were on Friday. You have here the Prime Minsiter telling the President of the United States of America that a missile has fallen in Pakistani territory. Five to six Pakistanis have been killed and so on. I am just saying. So, it is totally a different situation. Let the business be suspended. This is one thing we can do or let four or five Senators raise their concerns on this issue on points of order. Let the honourable Foreign Minister make a reply and then we can go back to the agenda. But to put everything under the carpet totally, it is not possible today.

جناب چیئرمین ۔ Thank you ۔ جی جناب ڈاکٹر حئی صاحب آپ کی کیا تجویز ہے۔ اس وقت دو issues ہیں، ایک ہے جی کہ آج ہو جائے، ایک ہے کل ہو جائے، ایک ہے جی پرسوں ہو جائے ۔ دیکھیں اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، نہ آپ کو ہے کہ معاملہ اہم ہے ۔اس پر بحث ہو نی چاہئیے۔ سوال طریقہ کار کا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جناب میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک full debate کا تعلق ہے اس کے لئے تو ایک دن چاہئیے۔ جو ان تمام مسائل پرہو جو ہماری خارجہ پالیسی کے ہیں اور افغانستان میں جو کچھ ہو رہا ہے جس سے ہم عملاً متاثر ہو رہے ہیں۔ ہم ان تمام مسئلوں پر full debate چاہتے ہیں، ایک پورا دن۔

جناب چیئرمین ۔ اگر debate کرنا ہے تو اس وقت اس پر بات کرنے کی کیا ضرورت ہے۔بات وہی ہو گی کہ debate بھی ہونی ہے اور آپ نے بات بھی کرنی ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: میں آپ سے عرض کروں کہ ہم بحث کرنے نہیں جارہے

ہیں۔ خارجہ پالیسی پر بحث اپنی جگہ الگ ہونی چاہئے۔ Full day debate ہو۔ ایک دن ہو اس کے لئے، میں رضا ربانی کی اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں۔ مطلب یہ کہ جالب صاحب نے ایک بات کی لیکن ان کی بات مکمل نہیں ہوئی۔ اب جیسے وزیر خارجہ صاحب جواب دے رہے تھے تو ہم اس میں اسی سے مطلق باتیں، کسی اور مسئلہ کو نہیں اٹھاتے ہیں۔ ہم کیوں ان کو عرض کرنا چاہتے ہیں، یہ ہماری بات نہیں بلکہ پورے پاکستان کے چودہ کروڑ عوام یہ سمجھنا چاہتے ہیں ۔ جیسے رضا ربانی نے کہا؛ جیسے حافظ صاحب کچھ کہنا چاہیں گے تو یہ تین چار باتیں ہماری سن لیں ۔

جناب چیئرمین : ڈاکٹر صاحب اس میں بات یہ ہوتی ہے کہ House کا وقت قیمتی ہوتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : جناب debate میں نہیں جارہے ہیں۔ وزیر خارجہ صاحب بیان دینا چاہتے ہیں ناں اس کے بارے میں ۔ آپ مجھے سنیں---

جناب چیئرمین : آپ کی بات میں نے سن لی ہے ۔ آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ آج بھی بات ہوجائے اور debate بھی پورا دن ہوجائے۔ آپ یہی کہہ رہے ہیں ناں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : جناب میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آج جو یہ بیان دینا چاہتے ہیں اس میں کچھ باتیں اسی issue پر جالب صاحب نے کہی ہیں ۔

جناب چیئرمین : لیکن میں پھر یہ نہیں allow کروں گا کہ ہر ایک بات کرے ۔ پھر میں ان کو کہوں گا کہ statement پڑھ دیں اور time fix کردیتا ہوں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : جی جناب۔

جناب چیئرمین : اگر آپ کی تجویز مان لی جائے تو پھر میں یہ نہیں کروں گا کہ ہر ایک کو کہوں کہ بات کرو اور اس کے بعد پھر debate کرواؤں۔ میں یہ کروں گا کہ جو آج statement Foreign Minister دینا چاہتے ہیں وہ دے دیں ، پھر time اور دن fix کردوں کہ اس پر پوری debate ہوجائے۔ ٹھیک ہے ناں جی۔

Mian Raza Rabbani: Sir, this is not proper.

Mr. Chairman: It has to be. I have to take the decisions.

میاں رضا ربانی : بغیر debate کے - Sir, you cannot override the Opposition right now.

Mr. Chairman: No, I am not overriding.

Mian Raza Rabbani: Why do you want to shelter this Government?

Mr. Chairman: I am not sheltering any Government.

Mian Raza Rabbani: This question of a restriction of the statement of the Foreign Office...

(Interruption)

Mr. Chairman: Raza Sahib, I am not sheltering any Government. What I am trying to do is....

Mian Raza Rabbani: Then let it be discussed in the Senate. Then what is the Senate there for?

Mr. Chairman: I am going to fix a day.

اگر آپ کہتے ہیں تو کل کرلیں۔

Mian Raza Rabbani: But sir, this is an important point he has to reply..

جناب چیئرمین : لیکن یہ طریقہ کار ٹھیک نہیں کہ ہر point of order پہ debate شروع ہوجائے۔

میاں رضا ربانی: ہر point of order کی بات نہیں ہے۔

(اس مرحلے پر مغرب کی اذان سنائی دی)

Mr.Chairman: The House is adjourned for 20 minutes.

(The House was then adjourned for 20 minutes for Magrib Prayers)

(وقفہ نماز مغرب کے بعد اجلاس زیر صدارت جناب چیئرمین جناب وسیم سجاد دوبارہ شروع ہوا ۔)

جناب چیئرمین۔ جی چوہدری صاحب ۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب چیئرمین' حبیب جالب صاحب نے اپنی تقریر کے دوران XXX لفظ استعمال کیا ہے ۔ اس کو حذف کیا جائے ۔

جناب چیئرمین۔ کونسا لفظ؟

چوہدری شجاعت حسین : XXX ۔

جناب چیئرمین ۔ اچھا جی اس کو حذف کر دیا ہے ۔ کئی دفعہ جوش میں بات نکل جاتی ہے ۔ میاں صاحب کدھر ہیں فارن منسٹر صاحب ۔ان کو بلائیں جی --------

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ جناب میں اس پر کوئی بات نہیں کروں گا ۔ ایک نکتہ جو اہم ہے ----

جناب چیئرمین ۔ نہیں آپ کوئی بات نہ کریں ۔ پھر بحث چھڑ جائے گی ۔ پلیز تشریف رکھیں کوئی بات نہ کریں ۔ وہ فارن منسٹر صاحب آ گئے ہیں ۔ وہ آپ کے پوائنٹ کا جواب دیں گے سن لیں ۔ جی

Foreign Minister Sahib you have heard the point of order raised by Habib Jalib regarding the cruise missile in the area of Shigar.

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, I just wanted to inform you and the members that today we have issued a press release on that subject and if you permit I will read it out.

The spokesman of the Ministry of Finance categorically rejected the allegation.....

Mr.Chairman: Is this nostalgia Mr.Foreign Minister.

XXXXX (Words expunged by the order of the Chairman)

جناب سرتاج عزیز: عادت پڑی ہوئی ہے۔

Mr. Chairman: I think he said it deliberately to lighten the mood of the House.

Mr. Sartaj Aziz: The spokesman of Ministry of Foreign Affairs categorically rejected the allegation that appeared in our media suggesting that Pakistan had been consulted by the US before the later carried out missile attacks against alleged terrorists' target in Afghanistan. He described these reports as completely unfounded. The spokesman further stated, the Ministry of Foreign Affairs has instructed its permanent representative of the UN in New York to take up the violation of Pakistan air space and the US missile attacks on Afghanistan on 20th August with the UN Security Council. It would be recalled that on 20th August, the US Charge ' D' Affairs was summoned to the Foreign Office and the protest was lodged on the presumption that the missile had over flown Pakistan air space in violation of international law. According to the latest information received, it was discovered that one of the missile landed but did not explode in an uninhabited area near Shingar in Balochistan, at a distance of 280 KM in land from Pasni coast, thereby confirming the basis on which the earlier presumptive protest was lodged by Pakistan.

It seems that the missile was fired from the US ship which was at a distance of 120 nautical miles from the Pakistan coast and well outside the 12 miles limit of Pakistan's territorial waters. The Foreign Office spokesman also said that Pakistan's Ambassador in Kabul visited Qandhar on 22nd, 23rd August where among others he met Mullah Rabbani, the acting President of Afghanistan. The Pakistan envoy was told by the later that Afghan Government appreciated

Pakistan's forthright and principled stand on the American missile attacks on Afghanistan.

So, this press note has been issued and as the honourable member pointed out, we did discover this fact two days ago on 22nd that this missile was discovered and the experts in the meanwhile have reached the spot to defuse the device and fortunately it fell....

Mr. Chairman: Why do you want to defuse it? Can't you use it some where? These are expensive weapons

اس کو ٹھیک کر کے استعمال کریں۔

Mr. Sartaj Aziz: The other point also needs a little clarification that this particular landing of the missile is different from the one which was contradicted. The facts remain that the missile hit a little across from the Pakistan border near Meeran Shah in the Khost camp and some Pakistanis were killed as a result but the point which was contradicted was that the missile did not land on the Pakistan side of the border. We have, of course, protested on that also because hitting so close to the Pakistan border is not justified in any case and the casualties which occurred have actually arrived either in Meeran Shah or in Peshawar and have been shown on the British and Foreign TV. It is clear from those that these people were not actually terrorists and they were different volunteers who have gone there and the overall number of civilians killed in this attack is quite large. Therefore, we have taken note of this fact that in all the three places, many civilians were killed. But I will be able to make more detailed statement in winding up the debate. This was only in response to the point of order.

جناب چیئرمین ۔ Thank you جی اب کس کی باری ہے، جی آپ حئی صاحب، ڈاکٹر حئی صاحب۔ جی ان کے بعد باری باری۔ ۔ طریقہ کار یہی ہے کہ باری باری۔ نہیں، نہیں، وہ سوال جواب نہیں ۔ آپ کی بات ہو گی ۔ پہلے ان کی بات ہو جائے پھر دیکھیں گے آخر میں ۔ باری باری ہو جائے ناں ، جی لمبی بات نہیں کرنی ڈاکٹر صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جی نہیں ۔ میں مختصراً عرض کروں گا ۔ میں اس معزز ایوان کے توسط سے حکومت سے یہ جاننا چاہوں گا کہ اس وقت ملک میں بہت تشویش پائی جاتی ہے ہماری حکومت نے دعوے کئے ہیں کہ ایٹمی بلاسٹ کے بعد ہم اس پوزیشن میں ہو گئے ہیں کہ ہمارا ملک محفوظ ہے یعنی ہماری سیکورٹی ، ڈیفنس جس کو ہم کہتے ہیں یا ہمارے بارڈرز جو ہیں وہ محفوظ ہیں۔ یہ کافی حد تک محفوظ ہیں اور یہ جو میزائل کے حملے ہوئے ہیں اور ہماری فضائی حدود کی جو خلاف ورزی ہوئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری تشویش ٹھیک تھی اور جو باتیں ہم نے کیں اس زمانے میں کہ یہ دوڑ جو ایٹمی اسلحہ کی دوڑ ہے یہ ہمارے مسئلے کا حل نہیں ہے ۔ یہ اس کا واضح ثبوت ہے۔ جو ہماری باتیں تھیں ، جو ہم نے کی تھیں، جس میں ہم نے اس کی مخالفت کی تھی کہ چاہے انڈیا ہو یا پاکستان ہو ، اس سے مسئلے حل نہیں ہو ں گے اور زیادہ گھمبیر صورت حال کی طرف ہم جائیں گے اور اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ اپنے تجربات کے باوجود ہم اپنا دفاع نہیں کر پا رہے ہیں ۔

دوسری بات جو اسی کے ساتھ منسلک ہے کہ ایک پارٹی نے یہ دعوی کیا ہے کہ ہمارے بحری بیڑے نے حکومت وقت کو یہ بتایا کہ جناب یہاں کچھ ہونے والا ہے لیکن اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا گیا ۔ایک دوسری پارٹی کے ترجمان نے یہ دعویٰ کیا کہ صوبہ سرحد میں جو ٹکڑے گرے ہیں ، ان کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ دہشت گردوں کی طرف سے فائر کئے گئے ہیں یعنی افغانستان سے وہ اس طرف آئے ہیں ۔ اس کی وضاحت کریں ۔

ایک اور بات جس پر سب سے زیادہ تشویش ہے ، نہ صرف بلوچستان کو بلکہ سارے پاکستان کو تشویش ہے ، بلوچستان کو بالخصوص ہے کہ اب یہ جو صورت حال ہے افغانستان میں ، جس نے ایک نیا رخ اختیار کر لیا ہے کہ امریکہ اور جو لوگ اس کو پہلے سپانسر کرتے تھے ، جو اس کی پہلے مدد کرتے تھے اب وہ کہتے ہیں جی کہ یہ سب fundamentalism ہے اور یہ دہشت

گردی ہے، اب وہ سارے کیمپس ہمارے پاس ہیں ۔ دیکھیں جناب اس سے ہم لوگ تو سب سے زیادہ متاثر ہوں گے۔

دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اس معزز ایوان میں کہ آج بھی بلوچستان میں تین چار ایسے لوگ ہیں جو طالبان لے گئے ہیں۔ ہمارا بارڈر آدھا آدھا ہے، میں کم از کم بلوچستان کا کہہ سکتا ہوں کہ افغانستان اور بلوچستان کے درمیان کوئی بارڈر نہیں ہے یعنی پاکستان کا جو صوبہ بلوچستان ہے اس کے اور افغانستان کے درمیان کوئی بارڈر نہیں ہے ۔ تو ہم جاننا چاہتے ہیں کہ وہ یہاں آتے ہیں لوگوں کو لے جاتے ہیں، پکڑ کر اپنے ساتھ لے جاتے ہیں، interrogate کرتے ہیں، فیصلے کرتے ہیں تو ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ بھائی یہ جو آپ کی موجودہ پالیسی ہے، افغانستان کی صورت حال نے نئی ایک شکل اختیار کی ہے تو جناب اب پورے افغانستان کو کون فیڈ کرے گا ۔ غلہ اور گندم پہلے ہمارے پاس نہیں ہے ۔ اب یہ تو پورے افغانستان کے غلے کا بوجھ اٹھائیں گے، دہشت گردی کا بوجھ اٹھائیں گے، کلاشنکوف کلچر کا بوجھ اٹھائیں گے ۔

جناب چیئرمین ۔ لمبی بات ہی کریں گے ناں آپ۔ آپ کے پوائنٹس آ گئے ہیں
-

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ بھائی اگر ادھر آپ کی حکومت بن گئی ہے طالبان کی پھر یہ لاکھوں افغان مہاجرین ۔۔

جناب چیئرمین۔ یہ کل والی باتیں آج نہ کریں ناں ۔ اب اس کے بعد باری باری۔ پہلے ان کا پوائنٹ، پھر آپ کا پوائنٹ ۔ ان کا پوائنٹ یہ ہے، No 'no, please پہلے ایک پوائنٹ ہو جائے۔

Foreign Minister Sahib, the points he has raised that the government had made a claim that our borders are secure after the tests conducted by Pakistan and he says that it appears that the borders are not secure.

No.2, he says that according to the statement of one political party the Navy had informed the government about the action which was subsequently taken that is the firing of missiles, and he wants to have a response to that. And

No. 3, he says that the Taliban have abducted from Balochistan and they took them to their own areas . Is there anything which you want to say on these points. So, there are three points which he has raised.

ایک منٹ ' ایک منٹ ۔ نہیں نہیں حوالے سے نہیں ۔ اب فیصلہ ہو گیا ہے کہ ہر ایک کی اپنی اپنی بات ہو گی ' ہر ایک کا پوائنٹ اپنا اپنا ہو گا ۔ پہلے اس کا جواب آ جائے گا پھر آپ کی بات سنیں گے ۔ آپ کی جو بات ہو گی اس کا بھی جواب آئے گا ۔ جی جناب! وزیر خارجہ صاحب ۔

جناب سرتاج عزیز ۔ جناب والا! پہلے سوال کا جواب تو یہ ہے جی کہ یہ پاکستان پر حملہ نہیں ہوا تھا' یہ انہوں نے ostensibly افغانستان میں جو ان کے ٹارگٹ تھے ' ان پر کیا تھا۔ یہ incidently,accidently ہوا تھا۔ ان کو پتا ہے کہ ہمارے بارڈر محفوظ ہیں ۔ ہم کس طرف اشارے کر رہے تھے ۔ وہ ایک خاص context میں بات ہوئی تھی اور وہ ابھی تک خدا کے فضل سے قائم ہے ۔ نیوی کی رپورٹ کی contradiction ایشو ہو چکی ہے ۔ نیوی کے پاس یہ اطلاع ضرور تھی کہ امریکن شپس گلف میں موجود ہیں۔ ان کا یہ route ہے 'جب 28 may کا واقعہ ہوا تھا the ships were well outside our territorial limits. They were there. لیکن یہ کہ وہ کچھ ایسا کرنے والے ہیں ' یہ ان کو کوئی علم نہیں تھا اور نہ انہوں نے کوئی ایسی رپورٹ دی تھی ۔اس پر نیوی کی طرف سے آج ایک clarification یا contradiction ایشو ہو چکی ہے ۔

جہاں تک بارڈر کا تعلق ہے ' اس کے بارے میں حکومت نے پہلے ہی نوٹس لیا ہے کہ ہمارے بارڈر پر جو movement ہوتی ہے اس میں ہر قسم کے factors آتے ہیں ۔ لوگ بھی جاتے ہیں ' ادھر سے بھی جاتے ہیں ۔ اس پر کنٹرول کو tighten کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں کیونکہ ظاہر ہے کہ جب civil war وہاں ہوتی ہے تو وہاں سے refugees آتے ہیں۔ یہاں سے بھی volunteers جاتے ہیں ۔ اس کو کسی حد تک regulate کرنا ضروری ہے کیونکہ اس میں ہماری اپنی سیکورٹی کے مسائل بھی آجاتے ہیں ۔ امید ہے کہ اس سے کچھ نہ کچھ فرق پڑے گا ۔ ہم طالبان کے بارے میں پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ ہماری حکومت کا جو posture ہے وہ بنیادی طور پر neutral ہے۔ ہم تمام factions کو اکٹھا کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں ۔ ہمارے ہاں سے کچھ volunteers ضرور ان کی مدد کے لئے پچھلے پندرہ سال سے جاتے رہے ہیں اور ان کا کچھ نہ کچھ جو رول ہے۔ وہ کبھی زیادہ کبھی کم ہوتا ہے لیکن مجموعی طور پر حکومت نے

اس سلسلے میں military کے حوالے سے یا کسی اور حوالے total neutrality کا کردار رکھا ہوا ہے البتہ کھانا ، فوڈ اور دوائیاں یا اس قسم کی چیزیں جو ہیں وہ ہم نے حکومت کے لیول پر چھ لاکھ ٹن ان کے لئے arrange کیا تھا کیونکہ ان کا راستہ یہی ہے اور وہ ہم سے cost price پر ، جس price پر ہم import کرتے ہیں وہ لیتے ہیں لیکن ان کے پاس پیسے نہیں ہیں ۔ انہوں نے صرف دس ہزار ٹن لیا ہے باقی چھ لاکھ ٹن ،جو پچاس ہزار ٹن ماہوار تھا ، وہ نہیں لیا ۔ private sector والے کچھ نہ کچھ لے جا رہے ہیں لیکن اس لحاظ سے ہماری بنیادی جو ان کے ساتھ effort ہے وہ نہیں رہی ہے کہ وہ minority rights کو protect کریں ، women rights کو protect کریں اور overall human rights کو protect کریں اور broad based government بنانے کی کوشش کریں ۔ جتنا بھی multiethnic character ہے اس کو recognize کریں ۔

جیسا میں نے کل اپنے اخبار کے بیان میں بھی کہا تھا کہ افغانستان ایک melting part تھا ،جب civil war کے بعد روسی چلے گئے تو وہ 7 faction آپس میں لڑتے رہے کہ کون کس کو کنٹرول کرے ، پھر یہ طالبان کا 1994 phenomenon میں develop ہوا ۔ اس وقت زیادہ تر انہوں نے افغانستان میں جو capture کیا ہے وہ انہوں نے بغیر لڑائی کے کیا ہے ۔ وہاں پر لوگوں نے ان کو خود ہی welcome کیا ہے ۔ اب تقریباً 90 percent capture ہو چکا ہے۔ جب وہاں ایک stable government آئے گی تو ہم اس سے توقع کر سکتے ہیں کہ وہ situation کو control کر سکے گی۔ یہی بدقسمتی کی بات ہے کہ یہ واقعات اس وقت ہو رہے ہیں جب یہ معاملہ سامنے ہے کہ افغانستان اپنی international responsibility کو سمجھے، ایک regime بنائے۔ جس کو لوگ recognize کریں ۔ اس کا وقت آ رہا تھا تو درمیان میں یہ situation آ گئی۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے دیکھا ہو گا کہ ملا عمر جو ان کا Head ہے ، اس نے ایک بیان بھی دیا ہے کہ یہ اسامہ بن لادن کا بیان ہمیں منظور نہیں ہے اور ہم اس کو کنٹرول کریں گے اور restrain کریں گے ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ۔ عبدالحئی صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! جو camps ہیں ۔پھر دہشت گردی ہمارے لئے مصیبت ہو گی ۔ پھر امریکہ آئے گا اور مارے گا ۔ جناب والا! بلوچستان کے لوگ کہاں جائیں ۔

جناب چیئرمین۔ جناب وزیر صاحب! اگر کوئی مزید انفارمیشن ملے تو بتا دیں۔ جناب! اس وقت ان کے پاس کوئی انفارمیشن نہیں ہے۔ میں نے بتا دیا ہے کہ اگر کوئی انفارمیشن ملے تو ہمیں بتا دیں۔ اس وقت ان کے پاس کوئی انفارمیشن نہیں ہے۔ جی مولانا فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد۔ جناب والا! میں انتہائی مختصرسی دو باتیں کروں گا جناب! وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ جناب! جب امریکہ یہ میزائل داغ رہا تھا تو کیا ہماری حکومت سے پیشگی اجازت لی گئی یا نہیں یا حاکمانہ اطلاع ہماری حکومت کو دی گئی یا نہیں۔ اگر انہوں نے حاکمانہ اطلاع دی ہے تو ہماری حکومت نے اس کے بارے میں خوشی سے ان کو اجازت دی یا خاموش رہ گئے۔ اگر اجازت نہیں دی اور انہوں نے بھی اطلاع نہیں کی تو کیا ہماری حکومت نے امریکہ سے اس مسئلے پر احتجاج کیا ہے کہ انہوں نے ہماری فضائی حدود کی خلاف ورزی کی، میں فضائی حدود نہیں کہتا اس لئے کہ یہ میزائل بالکل زمین کے ساتھ جاتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ احتجاج تو کیا ہے، انہوں نے بتایا ہے۔

حافظ فضل محمد۔ تو پھر اس مسئلہ پر انہوں نے احتجاج کیا ہے کہ نہیں کیا؟ اگر نہیں کیا تو جناب عالی! میری ایک بات اور بھی ہے کہ کیوں احتجاج نہیں کیا۔ کیا ہم ایک آزاد ملک نہیں ہیں؟ کیا ہم ایک ایٹمی قوت نہیں ہیں۔جناب عالی دوسری بات یہ ہے کہ جن افسروں کو انہوں نے معطل کر دیا ہے، برخاست کر دیا ہے یاجو کچھ سزا ان کو دی ہے کیا یہ ان کی ذمہ داری تھی یا ISI کی ذمہ داری ہے۔ کیا انہوں نے ISI پر پوچھا ہے، اگر ان معاملات کی ذمہ داری ISI کی ہے تو کیا انہوں نے ISI کے جو ذمہ دار آفیسر ہیں انہیں سزا دی ہے یا ان کو سزا دینے کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر برائے امور خارجہ صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔ میں جمعہ کو بھی اپنے بیان میں یہ کہہ چکا ہوں کہ حکومت کو پہلے سے کوئی اطلاع نہیں دی تھی، اجازت دینے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ہم اپنی سرزمین کو اس کام کے لئے دیں گے۔ہم نے اس وقت یہاں جو چارج ڈی افیئرز تھا اس کو protest کیا تھا۔ آج ہمارے representative نے Security Council کے صدر کو خط لکھے

اس چیز پر کہ ہماری air space کی violation ہوئی ہے جو international law کے formallyخلاف ہے اور آئندہ ایسا کچھ نہیں ہونا چاہیئے۔ جب اس موضوع پر اس ہفتے یا چند دنوں میں سیکورٹی کونسل کی debate ہو گی تو اس پر اس issue کو دوبارہ اٹھایا جائے گا اور کوشش کریں گے کہ یہ assurance لیں کہ آئندہ ایسی کوئی violation نہیں ہوگی۔ دوسرا جو ان کا سوال ہے کہ بطور sovereign country کے، جیسا کہ پہلے کہا گیا کہ ہم نے اس قسم کی نہ اجازت دی ہے اور نہ ہم کبھی اس کے بارے میں سوچ بھی سکتے ہیں لیکن اس میں جو ہم نے احتجاج کیا ہے وہ صرف violation کا نہیں کیا۔ ہم نے اپنے بیان میں اور موقف میں یہ بھی کہا کہ اس قسم کے جو مسلمان ممالک ہیں، sovereign ہیں، ان کی sovereignty اور territorial integrity کو violate کرنا international law کے خلاف ہے اور نہ صرف یہ بلکہ جو مقصد وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں terrorists کو suppress کرنے کا وہ بھی اس سے حاصل نہیں ہوگا۔ اس کے لئے اور طریقے ہیں۔ میں نے پرسوں جو اپنا بیان اخبارات کو دیا تھا اس میں یہ بھی کہا تھا کہ جو افغانستان میں situation ہے یہ ان کی اپنی پیدا کردہ ہے، یہ خود وہاں پر تمام دنیا سے لوگ لائے، یہ کیمپ بنائے اور Russia کے خلاف جہاد کے لئے مجاہدین کو organize کیا۔ اور جب روسی چلے گئے تو وہ سب کچھ ویسے ہی چھوڑ دیا اور یہ کوشش نہ کی کہ اس کے بعد کوئی stable system آئے جہاں پر order ہو اور جب ایسے power کا vaccum ہوتا ہے تو ہر element آ کر اس کو misuse کرتا ہے۔ میں نے اس میں یہ بھی کہا ہے کہ

many of these people are now brought in and encouraged and financed by the anti-Russian operation in some other countries. Instead of widening down or taking care of the left over of these operations collectively, Pakistan has been left to handle the refugees, the drugs, the guns and now the terrorists fall out. I think, Pakistan paid deerly for supporting the West in its anti-Russian campaign in Afghanistan without appreciation of her role or without being saved from the fall out from that struggle.

میں نے خود جو بات انہوں نے کہی اس کو محسوس کیا ہے کہ اس کی جو مجموعی ذمہ داری ہے وہ اس کی ہے اور جیسا پہلے کہا کہ اگر ایک دفعہ افغانستان میں stable situation آ جائے تو امید

ہے کہ پھر یہ جو activities ہیں وہ ٹھیک ہو سکتی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ انہوں نے کہہ دیا کہ انہیں کوئی پیشگی اطلاع نہیں تھی۔ احتجاج کر دیا ہے، احتجاج دو طریقے سے کر دیا ہے۔

حافظ فضل محمد ۔ جناب دوسری بات جو میں نے آفیسروں کی بارے میں کی ہے۔

جناب سرتاج عزیز۔ اس میں جن افسروں کی غلط اطلاع دینے کی ذمہ داری تھی، جن کی basis پر پہلی statement issue ہوئی، انہیں suspend کیا گیا، ان کو remove کیا گیا ہے۔ ابھی more detailed inquiry is pending اور اس میں پہلی اطلاع ان agencies کی یہی تھی کہ میزائل پاکستان کے بارڈر کے اندر گرا ہے۔جب اس کی clarification ہوئی کہ وہ نہیں گرا تو ظاہر ہے کہ ذمہ داری ان کی بنتی ہے جنہوں نے یہ اطلاع دی تھی کہ میزائل پاکستان کی حدود کے اندر گرا ہے تو اس لئے ان کو اپنی پوزیشن سے ہٹایا گیا۔اس پر detailed inquiry ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ بس جی اب جھگڑے والی بات نہیں ، یہ جھگڑا اب کل ہو گا۔جی جناب طاہر بزنجو صاحب۔

جناب محمد طاہر بزنجو ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی اور اس معزز ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ جیسے ذکر کیا گیا جہاں پہ یہ میزائل گرا جو امریکیوں نے پھینکا تھا۔ یہ ضلع خاران میں آتا ہے یہ ضلع خاران یا چاغی وہ مقامات ہیں جہاں پر حال ہی میں ہم نے ایٹمی دھماکے کئے۔ اگر خدا نخواستہ اس قسم کے میزائل یا راکٹ اس مقام پر گرتے------

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ یہ حبیب جالب صاحب نے کر دی ہے۔

جناب محمد طاہر بزنجو۔ جناب میں اس پر ذرا add کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی جی فرمائیے۔

جناب محمد طاہر بزنجو۔ اگر تو بہت بڑی تباہی ہوتی۔ میں اپنے فارن منسٹر صاحب سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ یہ جگہ جہاں پر ہم نے ایٹمی دھماکے کئے ہیں۔ اس کو محفوظ کرنے کے

لئے حکومت کیا اقدام کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ already بات ہو چکی ہے۔ جی جناب بشیر مٹہ صاحب۔ چلیں اقبال حیدر صاحب۔ آخری رضا ربانی۔ اچھا چلیں عالی صاحب۔ لگتا ایسا ہے کہ آج آپ نے باقی کام نہیں کرنا۔ جی بشیر مٹہ صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جس طرح محترم وزیر خارجہ صاحب نے جواب دیا ہے۔ جی وہ اپنی رولنگ دے لیں۔ بھنڈر صاحب کی رولنگ کا انتظار ہے جب ان کی رولنگ ختم ہو جائے تو میں پھر بات کروں گا۔

جناب چیئرمین۔ بشیر مٹہ صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب بات یہ ہے کہ یہ معاملہ جس perfunctory طریقے سے deal کر رہے ہیں جس طرح فارن منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں ۔ ایسے جیسے کوئی پریس کانفرنس میں take off کرتا ہے اپنے سر سے بال چھڑاتا ہے۔ بات یہ ہے جناب پہلے جو انہوں نے یہ بات کہی تھی جس context میں security کی بات کی تھی وہ تو اس بارڈر کے بارےمیں تھی تو یہ جو western borders country کے ہیں ان کی security حکومت پاکستان کی ذمہ داری نہیں ہے۔ یہ southern borders جو ہماری sea کے parts ہیں ان کی ذمہ داری کے لئے کون آئیں گے یہ تو انہوں نے عجیب سا statement دیا' the security and the protection of all the borders of the country is the responsibility of the Government . They are responsible یہ نہیں کہ اس کے ہیں اور اس کے نہیں ہیں۔ اس پر آپ بیان دیں گے۔ اس قسم کی بات آپ مت کریں۔ جناب دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں یہاں آج اخباروں میں ہمارے ملک میں جہاں لادن صاحب نے اعلان کیا ہے' امریکہ اور وہ جو طاقتیں ہیں ان کے خلاف' یہاں ہماری سر زمین سے حرکت المجاہدین کے ایک امیر ہیں جن کا بیان اخباروں میں چھپا ہے اور وہ جس طرح آپ نے افغانستان میں بیس سال سے intervention کر کے اور امریکہ کو services provide کر کے اور امریکی پالیسی کو administer کر کے' اس کا intstrument بن کر جس افغانستان کی راہ آپ نے ان کو دکھائی۔ پہلے تو آپ کے صلاح مشورے سے آتے تھے ۔ ایک آدمی گھر میں روزانہ آتا ہے کسی دن آپ کی اجازت کے بغیر چلا گیا تو کون

سا آسمان ٹوٹ پڑتا وہ تو اس چیز کے عادی تھے۔ افغانستان میں tank گئے، missile گئے، stingers گئے وہ تو امریکہ سے آئے۔ وہاں پر ڈالرز بھی گئے اس پر ضیاء الحق صاحب نے جہاد کی چادر چڑھا دی۔

جناب چیئرمین۔ بشیر صاحب یہ باقاعدہ تقریر ہے۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب میں بات پر آتا ہوں۔ تو انہوں نے جہاد کا نام لیا۔ اب اس پالیسی کے consequence کو reap کیا we have reaped the consequences of that policy۔ ابھی بھی وہ کہہ رہے ہیں کہ، جب انہوں نے پوچھا کہ کیمپ ہیں، وہ تو کوئی لوگ جاتے ہیں۔ کس طرح جاتے ہیں۔ آپ کس طرح پرائے ملکوں میں جاتے ہیں آپ کے لوگ کیسے گئے۔ جیسے حرکت الجاہدین کے لوگ وہاں مرے، وہاں وہ کوئی حج کے لئے گئے تھے۔ یہی وہ بات ہے، یہی تو وہ سارے root problems ہیں، troubles ہیں۔

جناب چیئرمین۔ یہ broad policy issues ہیں کل انشاء اللہ اس پر بات ہو گی۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب اس پر ابھی آپ نے کس طرح حرکت الجاہدین کے امیر کو اجازت دی کہ وہ provocative statement یہاں سے issue کرے and tomorrow you will reap the repercussions of those statements also اور وہاں پر وہ مر گئے۔ انہوں نے بھی expose کیا۔

جناب چیئرمین۔ OK جی پہلے ادھر سے dispose of کر دوں۔ ایک منٹ جی۔ جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ میں تفصیل سے تو کل ہی بات کروں گا لیکن ایک تضاد ہے اور جس کی نشاندہی میں کرناچاہوں گا۔ پرویز رشید صاحب اجازت دیں۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

سید اقبال حیدر۔ کہ ایک ناقابل تردید حقیقت اور متضاد صورت حال جو ابھری ہے وہ یہ ہے کہ خوست میں جب میزائل سے حملہ کیا گیا جس کی کوئی justification نہیں تھی تو وہاں پر اسامہ موجود نہیں تھے

Who is a perceived terrorist, because there is no proof about his activities, I am not much concerned. Secondly, when in Sudan the factory was raided, it is beyond any shadow of doubt now, that factory was a pharmaceutical factory, incapable of producing any chemical weapon and Sudan has therefore, very rightly called upon the UN that please come and investigate. Is this factory capable of producing any weapon or not? Now that show the bona fide of Sudan.

جناب چیئرمین: نہیں point of order کیا ہے؟

Syed Iqbal Haider: My point is that the blunder has been committed and in that blunder several dozens of innocent citizens have been killed who admittedly were not at all terrorists in either Sudan or Afghanistan. My point is that after having committed this blunder instead of US dismissing their CIA Chief or State Department's Officials and apologizing, our government dismissed our IB Chief and the Chief Secretary and our government is adopting an apologetic attitude to the government of USA. Sir, this is one contradiction. Sir, one more sentence. The greater irony is sir, that today when I was coming to the Senate session I watched BBC news and I was shocked to hear repetition of the determination of the US State Secretary to reattack. Again they expressed their determination that they will strike at the terrorist's spots once again. Again innocent people will be killed. My question is, how will the Government of Pakistan prevent again any adventurist/terrorist exercise by the US Government in the same irresponsible manner.

Mr. Chairman: May be you can guide the Government of Pakistan how to prevent Cruise Missile attack?

Syed Iqbal Haider: Sir, how would they prevent us because

yesterday the Foreign Minister said, I heard his statement on TV, BBC as well as CNN in which he said that we request the US Government not to strike again. Despite his statement yesterday, today the State Secretary has again repeated his determination.....

جناب چیئرمین ۔ یعنی انہوں نے request نہیں مانی ۔ Where is the point of order?

Syed Iqbal Haider: The point is that what action and steps Government is taking to prevent US from committing this terrorist act once again which might be as futile as was the other act of terrorism by US.

Mr. Chairman: Can you guide the government somehow

کہ جی کیسے بند کریں۔

سید اقبال حیدر ۔ جی جناب بالکل کر سکتے ہیں۔ جی ہم روک کر بتائیں گے۔ میں کل آپ کو formula دوں گا۔

جناب چیئرمین ۔ جی ٹھیک ہے کل آپ سے تجاویز لیں گے ۔ This is how the wisdom of the House will guide the Government. جی عالی صاحب آخری۔

Dr. Jamiluddin Aali: Sir, through you I want to make an appeal to all the leaders, the great leaders present in the House on both the sides that if this is an hour of crisis for Pakistan, which is admitted, if this is very serious situation where a national attitude should emerge to meet the threat of only super power of the day, is it not the occasion sir, for these great leaders to get together first in camera and then in the House to have a united national policy without conditions, without bargains

کہ یہ کر دو ، پہلے ہمارا مقدمہ drop کر دو یا ساتھ آ جاؤ ، ہم تمہارے ساتھ نہیں جاتے ۔ وہ آپ سے شرطیں مانگیں۔ دونوں طرف کی شرطیں ہوتی ہیں۔ میں ان کو بھی کہتا ہوں Sir, can I

really make an appeal that for the time being اپنے differences ختم کر کے ہم لوگ ایک national consensus اور ایک national policy بنائیں - ساری دنیا ہنس رہی ہے - جب ملکوں میں جنگ ہوتی ہے ، یہ جنگ کی سی کیفیت ہے، تو لوگ جمع ہو جاتے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ - انڈیا نے حملہ کیا تھا ، پریذیڈنٹ ایوب کے پاس مولانا مودودی پہنچ گئے تھے ، اصغر صاحب اور سب دوسرے پہنچ گئے تھے -اپنے آپ پہنچ گئے تھے-

Is it not the occasion for the Foreign Minister and for Mian Watto Sahib and for the Prime Minister and everybody sitting on that side and everybody sitting this side sir, to get together in camera.

کیمرہ نہ سہی private meeting کر لیں- یعنی اس پہ debate ضرور ہونی ہے - کیا debate ہونی ہے ،اس پہ الزام لگے گا ، وہ جواب دے دیں گے ، وہ جواب دیئے چلے جاتے ہیں- کس بات کا؛ what is important کہ جی کیا اجازت دی تھی ہم نے کہ ہم پہ حملہ کرو- وہ کہتے ہیں ہم نے اجازت نہیں دی تھی - دوسرا پوائنٹ، ہمارا نقصان ہوا ہے - ہماری زمین پہ نہیں گرا لیکن ہمارا نقصان ہوا ہے - تیسرا پوائنٹ Are they going to do it again. جیسا کہ اقبال حیدر صاحب نے صحیح طور پر بیان quote کیا، وہ کل بھی آیا تھا، آج بھی آیا ہے Secretary of State کا کہ اگر ضرورت ہوئی توپھر جائیں گے- all right وہ ایک ایسی possibility ہے کہ جو کبھی بھی کوئی کچھ کر سکتا ہے- اگر انہوں نے ایسا کرنا چاہا تو ہم کیا کریں گے - اس کا ایک جواب تو وزیر خارجہ نے دیا ہے کہ He has gone to the United Nation Security Council. لیکن Security council بھی ان کی ہے- وہ اس کو manipulate کرلیں گے- پھر کیا کریں گے-

Suppose, I ask Mr. Iqbal Haider and I ask Mr. Sartaj Aziz. Suppose, they send another missile, they send ten more missiles. Suppose, they also hit us and say that

کہ جی ہم نے نہیں مارا تھا - مگر it hits us اور Suppose, they come to Chaghi also آپ کیا کریں گے - That requires, sir, a national cohesion, not small talk, not going for each other blood, not scoring points, not doing this virtue بیوروکریسی کا لفظ پہلے ہی بدنام ہے- میرا خیال ہے سینیٹو کریسی کا ایک لفظ آ جائے گا پھر سے پاکستان میں کہ جی

سینٹ جو ہے ٹالتی ہے اور صرف بحث کرتی ہے اور فیصلہ کر کے نہیں دیتی جبکہ Upper House ہے۔ Sir, I beg of them. I am not a naive man. میں کوئی معصومانہ بات نہیں کر رہا۔ I beg of you to convey my message to these great XXXXX these great leaders کہ خدا کے لیے اب بھی موقع ہے کہ ساتھ بیٹھ جائیں۔ کوئی تو بات نکالیں۔ یہ ہنسنے کی بات نہیں ۔ ملک تباہ ہو رہا ہے۔

Mr. Chairman : It is a serious proposal and I think it should be considered. Raza Rabbani Sahib.

شیخ رفیق احمد : میں عالی صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں جی ۔ جو انہوں نے یہ sermon دیا ہے ہمیں۔ میں اس پہ انہیں مبارکباد دیتا ہوں، دلی مبارکباد ۔

جناب چیئرمین: انہیں مبارکباد دیں ۔ نشان امتیاز ملا ہے انہیں اس کی مبارکباد دیں ۔

شیخ رفیق احمد : وہ پہلے دے چکا ہوں جی ۔

جناب چیئرمین: ہلال امتیاز sorry۔ جی رضا ربانی صاحب فرمائیے ۔

Mian Raza Rabbani : Sir, firstly I will request you that XXXXX is unparliamentary.

Mr. Chairman : Ok . XXXXX is expunged.

Mian Raza Rabbani : Thank you sir. The other point is that first of all before I take up my Point of Order, let me make a categorical statement that at no stage , since the initiation of the vilification campaign by this Government or by the Caretaker Government , has the Pakistan Peoples Party or its leadership made any offer which is linked to withdrawal of cases. The leadership and the party is clear in its position and stand. We welcome accountability because our hands are clean but we talk about accountability across the board in which the

---

(Expunged by the orders of the Chairman)

Leader of the Opposition and the Leader of the House both should be made accountable before an independent Accountability Commission.

The other point sir, that I wanted to make was that since the detailed debate on the Afghan issue is going to be held tomorrow, so, therefore, I will not go into great details on my Point of Order but in fact I have thought of not raising a Point of Order viz-a-viz the Afghan situation but the statements that have been made by the honourable Foreign Minister have been such that I think it is essential that certain points made in them, be brought to his notice so that he can then tell us whether there is a fundamental change in the principled position that their government allegedly was taking on the Afghan situation or were there slips of tongue and is he going to be retracting these statements as well like the earlier statement.

First of all , sir, in his statement viz-a-viz the retraction he has tried to mix up the issues. I will not go into detail but the issues of Pakistanis being killed in Afghanistan was a totally separate issue from the issue Pakistanis being killed on Pakistan soil and Pakistan territory and his Foreign Office spokesman was grilled extensively and that has been reported in the press of the 23rd and particularly 'The Nation', it has been reported extensively , in which he has been grilled on this question and he stood by the position that, yes, Pakistanis have been killed because of the bombing in Pakistan and because of the missile attack in Pakistan. So, he is just trying to muddy the issue by putting all of these issues together. That is one point. The other point Sir, I wanted to raise was that he in his statement, in one breath in his initial sentences spoke about Pakistan's neutrality vis-a-vis the Afghan situation. In the very next sentence, I think there was not even a lapse of half a second, in the very next sentence he said, "Yes, Pakistani officials and

Pakistani personnel have crossed the line."

Mr. Chairman: Volunteers.

Mian Raza Rabbani: Sir, this is the position that had never been taken before. This is a new position that the Foreign Minister is now coming up with. Let him define the term of volunteers.

جناب چیئرمین: کل کریں گے۔

Mian Raza Rabbani: The other question is that they have been claiming, the Foreign Office has been claiming that 90% of Afghanistan is under Taliban control and just now the Foreign Minister turns around and says that when there is a stable government in Afghanistan the situation will be redeemed. Does he mean to say that the situation in Afghanistan is not stable at the moment, that the Afghan Taliban Government which they were the first government to recognize, is not a stable government. If it was not a stable government then why did they go ahead and recognize that government. But I will go into detail on this and other issues tomorrow. But right now Sir, I think a more important point of order needs to be raised and that is pertaining the statement that the Prime Minister made in Lahore.

Sir, it is most unfortunate that this regime after destroying all state institutions that are functioning under the Constitution has now launched an attack on the independent press of Pakistan. The Prime Minister Sir, initially, launched an attack against the Presidency. After demolishing the Presidency he went to launch an attack to making Parliament subservient to the Executive and making Parliament into a rubber stamp. Not satisfied he went on to launch a physical attack on the Supreme Court of Pakistan.

جناب چیئرمین: دیکھیں ناں پھر وہ پرانی باتیں۔۔۔۔۔۔

Mian Raza Rabbani: Sir, this is all relevant. This shows the systematic manner. Systematic manner in which this regime is hitting out the institutions and now in order to cover up their follies they have launched a vicious attack on the Press of Pakistan and it is also unfortunate that the Pakistan Television is becoming a party to the attack on the press in Pakistan. Everyday during "Khabar Nama" it comes out and says

کہ وہ لوگ جنہوں نے لاکروں کی بات کی، وہ لوگ جنہوں نے ڈالرز کی بات کی کیا وہ پاکستانی کہلانے کے مستحق ہیں۔ کیا اب یہ وہ وقت آ گیا ہے کہ ہمیں certification ان سے لینی پڑے گی کہ کون پاکستانی ہے اور کون پاکستانی نہیں ہے۔ یہ بات جناب، چیئرمین صاحب! ایک بڑی خطرناک بات ہے کہ ان کی اپنی غلطیاں، ان کے اپنے economic failures ان کی اپنی معاشی پالیسز جو fail ہوئی ہیں ان کی responsibility وہ اب پریس کے اوپر ڈالنا چاہتے ہیں اور یہ بات پرائم منسٹر سے پہلے 28 جولائی کو Governor State Bank نے بھی کہی کہ جناب یہ اخبارات کے اندر جو خبریں چھپتی رہی ہیں، یہ اخبارات کے اندر جو rumours چھپتے رہے ہیں، یہ destabilization جو ہو رہی ہے یہ ان کی وجہ سے ہے۔ جناب ہم حکومت کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ آزاد صحافت کے اوپر کسی قسم کی کوئی قدغن نہ لگائے اور میں Joint Opposition کی طرف سے پریس کا واک آؤٹ بتانا چاہتا ہوں۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ گیلیریز سے پریس نے واک آؤٹ کیا ہے اور اسی issue کے اوپر اور ان کی sympathy کے اندر ہم لوگ بھی ایک ٹوکن واک آؤٹ احتجاجی طور پر کرتے ہیں۔

(اس موقع پر اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا)

جناب چیئرمین۔ جی جناب مشاہد حسین صاحب۔

Mr. Mushahid Hussain: I just want to make it very clear that the Government of Prime Minister Nawaz Sharif is committed to preserving, protecting and promoting the freedom of press and the freedom of expression.

This Government is the product of democratic process, there is absolutely no intention of any kind of imposition of curbs on the freedom of press and any insinuation is contrary to facts. So I would like to make it absolutely clear that the Prime Minister has never even suggested any kind of imposition on press freedom and our record of the last 18 months since we took office, is testimony to this commitment.

Mr. Chairman: Thank you. Next item No.2, Anwar Bhinder Sahib.

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں شکرگزار ہوں کہ آخرکار یہ وقت آ گیا کہ Private Members Day کا پہلا آئٹم شروع ہوا میں نے جناب والا! یہ بل جو ہے move کیا تھا اور گذشتہ جو میٹنگ ہوئی تھی اس میں میں نے یہ بل پیش کرنے کی اجازت چاہی تھی اور یہ بل Pakistan Penal Code Amendment Act, 1998 ہے اس کی رو سے آپ کو یاد ہوگا کہ PPC میں قصاص اور دیت آرڈیننس کے تحت ترمیم ہوئی تو اس سے پہلے جو PPC کا وجود تھا اس میں قتل عمد یا intentional murder جو تھا اس میں کچھ exceptions تھیں اور ایک exception یہ تھی کہ غیرت میں جو قتل ہو یا غیرت کے ساتھ جو قتل کیا جائے وہ قتل عمد تصور نہیں ہوتا تھا۔ اور یہ مثالیں بیسیوں نہیں ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں ہوں گی کہ ان حالات میں جب غیر حالت میں کسی کی ماں بہن اور بیٹی کو دیکھا جائے تو وہ پھر اگر قتل کرتا ہے تو اس کو سزا موت نہیں ہوا کرتی تھی ۔اور وہ پانچ سال یا سات سال تک اس کو سزا ہوتی تھی۔ لیکن موجودہ جو ترامیم کی گئیں ہیں ان میں اس چیز کا کوئی تصور نہیں ہے کہ اس حالت میں اگر قتل کیا جائے تو اس کے لئے اس کی سزا کم ہو یا وہ قتل عمد تصور نہ ہو تو اس کے متعلق جناب والا ' یہ معاملہ لاہور ہائی کورٹ کے روبرو آیا اور یہ اتھارٹی PLD-1994 Lahore 392 ہے اور اس میں لاہور ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیا کہ Legislators کو اس کے متعلق سوچنا چاہیے اور اس میں بہت سی احادیث بھی quote کی گئی ہیں اور اس میں جج صاحب نے یہ لکھا کہ

"Qatal" committed on account of *"Ghaarat"* is not the same thing as *"Qatal-e-Amad"* pure and simple and the person found guilty of such duly

deserve concession which must be given to him. High Court desired that the legislators take notice of the omission of the provision relating to *"Qatal"* on account of *"Ghaarat"* and the right of an individual to defend him against any aggression, against him or his property or the right to defend other individual in law.

اور اس فیصلے کو جناب والا! follow کرتے ہوئے اس کے بعد بھی دو judgments آئیں جن میں کم سزا دی گئی اور اس principle کو recognize کیا گیا میں نے یہ exception create کرنے کے لئے یہ بل introduce کیا ہے اس کے متعلق قانون میں provision کر دی جائے کہ جو غیرت میں قتل ہوگا وہ قتل عمد تصور نہیں ہوگا ۔ دوسری بات جناب والا! میں نے جو اس میں شامل کی ہے وہ یہ ہے کہ بہت دفعہ جناب نے دیکھا ہوگا کہ جب آپریشنز ہوتے ہیں تو لکھاتے ہیں کہ اگر اس کی موت واقع ہوگی تو آپ ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ یہ پرانے قانون میں تو تصور تھا لیکن موجودہ قانون میں یہ بات نہیں ہے اور اس لئے اس کے لئے بھی میں نے clause (f)جو ہے اس کی provide کی ہے exception No.5 جو پہلے تھی وہ اس میں incorporate کرنے کی جسارت کی ہے اور تیسری بات اس قانون میں یہ ہے کہ وہ exceeding the right of private defence کہ جہاں private defence کا حق مجھے ہے لیکن exceeding the right of private defence کے بارے میں کوئی provision موجودہ قانون میں نہیں ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تینوں ترامیم جو ہیں یہ ہمارے قانون میں ہونی چاہئیں اور ان میں کوئی ایسی غیر اسلامی دفعہ نہیں ہے کہ کوئی ایسی ویسی بات ہم کر رہے ہیں بلکہ اس اتھارٹی کے مطابق اسلام اس چیز سے منع نہیں کرتا بلکہ احادیث اس judgement میں quote کی گئی ہیں کہ اس چیز کی اجازت ہے ۔اس لئے جناب اس کے پیش نظر میں لاہور ہائیکورٹ کی wishes کے مطابق اور میں سمجھتا ہوں کہ عام معاشرے کی اطلاع اور فائدے کے لئے یہ Bill introduce کرنا چاہتا ہوں ۔ میں اپنے دوستوں سے درخواست کروں گا کہ اس بل کی معاونت فرمائیں۔

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر صاحب۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جناب والا! میں اس بارے میں عرض کروں گا کہ ایک

تو کابینہ نے ایک کمیٹی مقرر کی ہوئی ہے جس میں چوہدری صاحب کا یہ بل زیر غور ہے ۔ اگرچہ اس سلسلے میں انہوں نے کچھ وضاحت فرمائی ہے لیکن کئی عدالتی فیصلے اس کے برعکس بھی ہیں۔ لہذا اس سلسلے میں سکالرز میں کچھ اختلاف رائے ہے جس کی وجہ سے یہ مناسب اور ضروری ہے کہ کمیٹی کے اندر اس پر مزید غور کر لیا جائے اور حکومت کی طرف سے وہاں final stand کی وضاحت کر دی جائے گی۔ لہذا یہ بل کمیٹی میں چلا جائے۔

Mr. Chairman: It is not being opposed, so it will go to the committee concerned. Bhinder sahib, please introduce the bill.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to introduce a Bill further to amend the Pakistan Penal Code 1860 [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill , 1998].

Mr. Chairman: The Bill stands introduced and stands referred to the standing committee concerned. Next item Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider: Thank you Mr. Chairman, with your permission, I move for leave to introduce a Bill to provide for pronouncement of judgements by the courts of law and their publications [The Pronouncement of Judgements and Law Reports Bill, 1998].

Mr. Chairman: What is this Bill about, please explain.

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! ہم نے بہت شدت اور اضطراب کے ساتھ نوٹ کیا ہے کہ عدالتیں judgements reserve کرنے کے بعد مہینوں نہیں بلکہ بعض اوقات سالوں تک judgements کا اعلان نہیں کر رہی ہیں جس سے بار بار ایک ہی کیس کو دو دو تین تین دفعہ بھی rehear کرنا پڑتا ہے ۔ اس سے انصاف کے تقاضے بھی پورے نہیں ہوتے، غیرضروری تاخیر بھی ہوتی ہے اور وکلاء اور litigants کو تکلیف اٹھانی پڑتی ہے ۔ ایک تو اس بل کا یہ مقصد ہے۔

دوسرا مقصد یہ ہے کہ بہت سارے orders and judgements عدالتیں جاری کر رہی ہیں جو کہ قانون کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتیں اور ایسے orders and judgements کو رپورٹس

میں publish ہونے سے روکا جاتا ہے کہ کہیں اس طرح کے غلط فیصلے اگر publish ہوگئے تو عدالت اور ججوں کے بارے میں لوگ چہ میگوئیاں کریں گے۔ لہذا ہماری گزارش یہ ہے کہ ہر طرح کی judgements کی اشاعت پر کوئی قدغن نہ ہو کیونکہ اگر قدغن publication of the judgements پر نہ ہوگی تو پھر اس طرح کے غلط judgements کا اعلان کرنے کی حوصلہ افزائی ہوگی ۔ ہم چاہتے ہیں کہ جج کو اچھی طرح سے معلوم ہونا چاہیئے کہ اس کا ہر order and judgement عوام کے سامنے آئے گا اور اگر وہ غلط ہوگا تو پھر عوام اس کے اوپر تنقید کریں گے۔

اس سے ہمارا مقصد یہ بھی ہے کہ احتساب کے عمل کو باوقار اور بہتر بنایا جائے اور ایسے مضمرات ہیں جن کی وجہ سے عدالتوں میں judgements میں تاخیر ہو یا قانون کے مطابق judgement جاری کرنے کا جو رجحان ہے اس کی حوصلہ شکنی کی جائے تو اس کے لئے ہم نے یہ تجاویز پیش کی ہیں کہ judgement زیادہ سے زیادہ تیس دن کے اندر جاری ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس قانون کا اطلاق tribunal پر بھی ہو' اور تمام عدالتوں پر ہو بشمول

Federal Shariat Court, Election Commission of Pakistan, Federal Public Service Commission, National Industrial Relation Commission, Service Tribunal, Labour Courts, Tribunals, Income Tax Appellate Tribunals, Corporate Law Authority/ Commission-- because there is a law to change the name of Corporate Law Authority, then Banking Courts, Drug courts, Special Courts or any other court or tribunal constituted by law, but shall not include any tribunal or commission of enquiry appointed by the federal government or provincial governments to investigate any matter or incidence

صرف انکوائری کمیشن کے علاوہ تمام طرح کے جتنے بھی کورٹس اور tribunals ہیں ان سب پر لازم قرار دیا جائے کہ وہ اپنی hearing کے مکمل ہونے کے بعد judgement تیس دن کے اندر اندر جاری کر دیں اور اسی طرح سے ہم نے اس میں مزید ترامیم بھی کی ہیں کہ pronouncement of judgements جو ہیں وہ regulatory provision نہ تصور کئے جائیں بلکہ mandatory کیونکہ عدالتیں یہ کہتی ہیں کہ اس طرح کے جو قانون میں ضابطے ہوتے ہیں وہ حتمی

طور پر لاگو نہیں ہیں اور بہت دفعہ وہ اس ضابطے کی خلاف ورزی اس بہانے سے کرتے ہیں کہ جناب یہ تو regulatory ہے یہ mandatory نہیں ہے تو میں نے اپنے اس بل میں اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ

this is a mandatory requirement of law and if a willful default is committed then it shall constitute misconduct on the part of the Presiding Officer so that he should not get away with it. Thirdly sir, is the reporting ; that I have made it mandatory that it shall be all orders, all judgements except in the case of national security, national security is supreme, with the exception of national security everybody, every newspaper, every law reporter shall be free to publish all orders and all judgements of the court. That is all. Thank you sir, it is in the public interest.

Mr. Chairman: Yes Minister for Parliamentary Affairs.

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ ویسے تو یہ ساری چیزیں وہاں already موجود ہیں لیکن پھر بھی جناب چیئرمین! اس کے بارے میں فاضل ممبر صاحب نے جو تشریح کی ہے اسے کمیٹی میں consider کر لیا جائے۔ حکومت بہرصورت وہاں ان کو point out کر دے گی کہ بہت ساری چیزیں پہلے ہی موجود ہیں اور شاید اس بل کی ضرورت نہ پڑے لیکن وہاں thoroughly consider ہو جائے تو ہمیں کوئی اعتراض بھی نہیں ہے۔

Mr. Chairman: So, it is not being opposed.

تو move کر دیں جی۔ leave is granted بل move کر دیں نمبر 5۔

Syed Iqbal Haider: Thank you sir. I introduce a Bill to provide for pronouncement of judgements by the Courts of law and their publications [The Pronouncement of Judgements and Law Reports Bill, 1998].

Mr. Chairman: The Bill stands introduced and stands referred to the Standing Committee concerned.

جی ڈاکٹر عبدالحئی صاحب نمبر 6۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ میں آپ کی اجازت سے '

I beg to move for leave to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (15th Amendment) Bill, 1998].

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے یہ کیا ہے ڈاکٹر صاحب ۔ ذرا مختصراً۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ میں جناب اس کے بارے میں مختصراً اس طرح سے عرض کروں گا کہ جب سے 73ء کا آئین وجود میں آیا ہے تو کیونکہ پاکستان میں federal state' structure میں جو نمائندگی ہے ' خاص طور پر وہ قومی وحدتیں' جو آبادی کے لحاظ سے بھی کم ہیں اور ان کو تعلیمی سہولتیں بھی نہ ہونے کے برابر ہیں اور جو infrastructure ہے وہ بھی ان کے پاس نہیں ہے مثلا جیسے بلوچستان ہے' بلوچستان خاص طور پر واضح مثال نظر آتا ہے کہ وہ سو سال پیچھے ہے باقی تمام قومی وحدتوں سے' یعنی تعلیم میں infrastructure میں' سب چیزوں میں۔

تو یہ ایک احساس محرومیت ہے وہاں کے عوام کا' بلوچستان کا' سندھ کا' صوبہ سرحد کا کہ ان کی احساس محرومیت کو کم کرنے کے لئے آئین میں بیس سال کے لئے federal state structure جو ہے اس میں یہ ایک تجویز رکھی گئی تھی ۔ کیونکہ یہ اب ختم ہو گیا ہے۔ اب وہ رہا نہیں اور اس کے باوجود بھی کچھ طور پر اس کو کسی نے point out نہیں کیا۔ عدالتوں میں تو یہ چلتا رہا یعنی اس کی معیاد ختم ہونے کے باوجود بھی۔ تو میں نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ چونکہ حکومت اور اپوزیشن دونوں' میرے علم میں یہ ہے کہ کوئی اس کی مخالفت نہیں کر رہا ہے تو میں نے مناسب سمجھا کہ اس ترمیم کے ذریعے کہ بجائے بیس سال کے اس کو پینتالیس سال کر دیا جائے یعنی مزید پچیس سال یہ سلسلہ رہے تاکہ اس دوران ہماری حکومتیں چاہے وفاقی حکومت یا صوبائی حکومتیں ہوں وہ ایسے اقدامات کریں جس سے تمام لوگوں کو تعلیم کے مواقع یکساں ملیں ' سب کو سہولتیں ملیں اصل مسئلہ جو ہے سہولتوں کا ہے۔ لوگوں کو مواقع ملنے کا ہے۔ بہترین تعلیمی اداروں کے قیام کا مسئلہ ہے تاکہ participation ہو state کے affairs میں federal' state structure میں ' services structure میں سب کی نمائندگی ہو' ایک حد تک آبادی کی

بنیاد پر تو یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور اس کے نہ ہونے کی وجہ سے باقی احساس محرومیت میں اضافہ ہوا ہے۔

جناب والا! آپ اس کا اس سے اندازہ لگاسکتے ہیں۔ گو کہ عملدرآمد نہیں ہوا ہے، میں یہ واضح کرتا چلوں کہ جو بھی حکومت آئی اس نے صوبائی سروس کوٹے پر عملدرآمد نہیں کیا۔ وہ صرف lip service کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ہاں وہ بعد کی بات ہے۔ اس وقت تو آپ صرف اس چیز پر بات کریں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: صرف زبانی جمع خرچ کرتے ہیں۔ لیکن چلو کم از کم آئین میں ایک safeguard موجود ہے۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور اب جو امتحانات ہوئے ہیں CSS وغیرہ کے، اس میں بھی کافی لوگ متاثر ہوئے ہیں۔ تو میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی تجویز دوں گا کہ اگر حکومت وقت مناسب سمجھے کہ Armed Forces جو ہیں وہ بھی ہماری اپنے ملک کی ہیں، وہ بھی ملک کے لئے ہیں، اگر سارے ملک کے لوگ، بلوچستان کے لوگ، بلوچ، سندھی، پشتون، پنجابی، سرائیکی، سب اس میں ہوں، تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، سب ملک کا دفاع کریں۔ اور اگر حکومت اس پر بھی غور کرے کہ Defence Services میں کوئی ایسا انتظام کرے کہ جس سے ان کی بھی مناسب representation ہو۔ بلوچ کی بھی ہو، سندھی کی بھی ہو، پشتون کی بھی ہو پنجابی بھائی کے ساتھ تو یہ اور بھی خوبصورت ہوگا ملکی دفاع کے لئے۔ ایک بات اور جناب کیونکہ یہ میرے علم میں ہے کہ حکومت ایک بل لانا چاہتی ہے صوبائی سروس کوٹے کے بارے میں۔ میں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ یہ موجودہ لوگ جو treasury benches پر بیٹھے ہیں اور ہم جو اپوزیشن کی طرف بیٹھے ہیں، پیپلز پارٹی بھی، یہ سب صوبائی خودمختاری پر بات کرچکے ہیں۔ ان کی آپس میں بھی بات ہوئی ہے اور حکومت بھی یہ بات جانتی ہے، اس وقت یہ سب سے زیادہ حساس مسئلہ بن چکا ہے کیونکہ لوگ کہتے ہیں جناب کہ ہماری نمائندگی نہیں ہے یعنی ملکی معاملات چلانے میں ہماری say نہیں ہے۔ بلوچستان کہتا ہے اور ہماری یہ شکایت ہے کہ ہماری say نہیں ہے۔ Financial matters اسلام آباد میں بیٹھ کر طے ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ابھی تو آپ صرف سروس کوٹے کی بات کریں ناں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: میں صرف یہ کہوں گا کہ جب وہ بل لاتے ہیں تو اس میں صوبائی خودمختاری کا جو مسئلہ ہے' defence, currency, foreign affairs ان کے علاوہ باقی subjects صوبوں کے پاس ہوں اور یہ تینوں وفاق کے پاس ہوں۔ تو اس سے جناب ایک اچھی harmony, brotherhood اور یکجہتی ملک کے اندر فروغ پائے گی اور یہ جو احساس محرومی ہے' صوبائی خود مختاری کے مسئلہ کو حل کرنے سے اس میں کمی آجائے گی۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: جی جناب منسٹر برائے پارلیمانی امور۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب یہ بل سروسز میں کوٹہ سسٹم کے متعلق ہے۔ یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں اور اس ایوان میں کئی دفعہ زیر بحث آیا ہے۔ قومی اسمبلی نے اس سلسلے میں ایک متفقہ قرارداد بھی پاس کی ہے اور حکومت کی پالیسی بھی یہی ہے۔ اب کابینہ نے اس کو اصولی طور پر approve کردیا ہے اور حکومت اس سلسلے میں بل لا رہی ہے بیس سال مزید اس میں توسیع کرنے کا۔ تو میں فاضل ممبر صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے جو مسئلہ پیش کیا ہے یہ واقعی اہمیت کا حامل ہے۔ قومی اسمبلی بھی اس پر متفق ہے اور سینٹ بھی اس پر متفق ہے اور حکومت کی بھی یہی پالیسی ہے۔ تو حکومت اس سلسلے میں بل لا رہی ہے' میں ان سے درخواست کروں گا کہ اس بل کو وہ press نہ کریں اور جلد ہی ہم اس سلسلے میں حکومت کی طرف سے بل لا رہے ہیں۔ پھر وہ بل کمیٹی میں پیش ہوگا' اس پر جو تجاویز فاضل ممبر دینا چاہیں وہ وہاں دے سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی جناب حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: میں وزیر صاحب کی اس یقین دہانی پر اپنے بل کو ڈیفر کردوں گا۔ مگر ایک بات میں ضرور ان سے عرض کروں گا کہ اس معزز ایوان کو یہ بتائیں کہ کون سی تاریخ کو بل لا رہے ہیں کیونکہ باتیں بہت ہوتی ہیں۔ ہمارے یہاں مصیبت یہی ہے جناب۔ میں ڈیفر کرتا ہوں جناب اس بل کو مگر جب وہ فرما رہے ہیں کہ بھئی قومی اسمبلی میں بھی یہ بات متفقہ ہو رہی ہے اور سینٹ میں بھی ہے تو میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ وہ یہ بتائیں اس معزز ایوان کو کہ کون سی تاریخ کو یہ بل لا رہے ہیں۔ کون سی تاریخ کو یہ بل پیش کریں گے۔ تاکہ ہم لوگوں کو مطمئن کریں کہ حکومت سنجیدہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر صاحب۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ میں جناب والا! عرض کرتا ہوں کہ چونکہ اس وقت لاءمنسٹر صاحب نہیں ہیں ورنہ ہم تاریخ بھی بتا دیتے لیکن میں ان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم جلد از جلد اس کو لا رہے ہیں ۔ میں لاءمنسٹر صاحب سے کل ہی رابطہ کر کے پھر آپ کو actual date بھی بتا دوں گا۔

جناب چیئرمین۔ کل آپ date دے دیں گے۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جی جناب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ فی الحال defer کیا جاتا ہے۔ اب ہم آیٹم نمبر 8 پر آتے ہیں ۔ جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ شکریہ جناب چیئرمین!

I move for leave to introduce a Bill to amend the Drugs Act, 1976 [The Drugs (Amendment) Bill, 1998].

جناب چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب یہ کیا ہے۔

Syed Iqbal Haider: Sir , the basic aims and objects are five.

پانچ اس کے اغراض و مقاصد ہیں ۔ ایک تو یہ ہے کہ ابھی تک کا جو ہمارا ڈرگ ایکٹ ہے اس کا اطلاق صرف اور صرف انگریزی دوائیوں پر ہوتا ہے اور باقی ہرقسم کی دوائیاں جو بازار میں سرعام بک رہی ہیں، مضرصحت دوائیاں، اس کو کنٹرول کرنے کا کوئی قانون نہیں تھا تو میں نے یہ ڈرگ کی definition میں ترمیم پیش کی ہے کہ drug does include just the Allopathic but also the Homoeopathic, یونانی اورویدک کی دوائیاں اور ہومیوپیتھک کی دوائیاں ' تمام دوائیوں پر یہ قانون لاگو ہو۔ اس کا تو یہ مقصد ہے ۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ یہ جو بڑی بڑی مضرصحت دوائیاں بغیر prescription کے بازار میں بک رہی ہیں ۔ جناب چیئرمین! پوری دنیا میں دوائی بغیر prescription کے کسی کو نہیں بیچی جاتی

لیکن یہاں پاکستان میں دوائیوں کی سیل کو بڑھانے کے لئے خطرناک ترین دوائیاں بغیر prescription کے کھلے عام لیتے ہیں کیونکہ کسی کو فکر نہیں ہے سب کو اپنا مال بنانا ہے۔ اس کے بارے میں میں نے قدغن کے لئے ترمیم پیش کی ہے یہ سیکشن (a)23 کا اضافہ کیا ہے کہ

to prevent sale, administration and use freely of dangerous drugs without the prescription of registered medical practitioner a new section 23(a) is proposed.

دوسری گزارش یہ ہے کہ ابھی کچھ penalties 1976 میں Drugs Act کے تحت دی گئی تھیں جو کہ بہت معمولی تھیں اور آج کے دور میں جب کہ اتنی مہنگائی کے علاوہ بڑی تعداد میں spurious drugs, adultrated drugs are being sold. so I am proposing increase in the penalties as well by amending sections 27 and 28 of the Act ایک اور بڑا گھمبیر مسئلہ ہے کہ ڈرگ ایکٹ کے تحت کیس رجسٹرڈ صرف انسپکٹر ڈرگ کر سکتا ہے۔ کتنی بھی بڑی لاقانونیت کیوں نہ ہو رہی ہو اگر انسپکٹر رجسٹر نہیں کرے گا تو کسی کو یہ حق نہیں ہے، کسی کورٹ کو بھی حق نہیں ہے کہ وہ اس طرح غلط کاموں کا نوٹس لے، تو اس کے لئے بھی ہم نے ایک amendment دی ہے کہ prosecution should not be confined on the complaint of a Drug Inspector but any other person can also register a case against those persons who are violating the provisions of the Drugs Act. Then there is another problem that by connivance of the Drug Inspector and other persons of concerned authorities or the prosecution, if an accused gets acquitted then there is no appeal provided under the Drug Act. Acquittal کے خلاف کوئی appeal ہے ہی نہیں۔ جو میری نظر میں سراسر زیادتی کی بات ہے۔ خاص طور سے اس Drug Act میں لکھا ہوا ہے کہ

appeal will lie only against conviction and not against him. If a person has been acquitted wrongfully, there is no appeal to the aggrieved person, so I have also provided for an appeal by any person who is aggrieved by the order or who will be the victim of those drugs or who have been in any way related with the offence. So these are the five objects, purposes which are basically in the

interest of the public at large and I hope the honourable Minister would also share these concerns and views with me and support this Bill.

Mr. Chairman: The Minister for Health, Mr. Javed Hashmi.

مخدوم محمد جاوید ہاشمی: شکریہ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں جناب اقبال حیدر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی محنت کی ہے اور ان flaws کو جو drug act میں موجود ہیں دور کرنے کے لئے یہاں تجاویز پیش کی ہیں۔ in principle ان بہت ساری باتوں سے میں agree کرتا ہوں۔ اور اس میں اختلاف کی گنجائش موجود نہیں ہے کہ موجودہ جو drug act ہے وہ faulty ہے ۔ اور اس کی اسی کمی کو ذہن میں رکھتے ہوئے پچھلے سال اگست میں جب میں Minister for Health بنا تھا تو ہم نے اس پہ کہا کہ ایک comprehensive law موجود ہونا چاہیے ۔ otherwise جس طریقے سے اس وقت substandard اور spurious medicines مارکیٹ میں available ہیں۔ ان کو punish نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے پاس powers ہیں۔ کسی کو black list کر دیا کسی کمپنی کو ۔ provincial governments کے پاس ہے کہ وہ میڈیکل ہالز جو ہیں ان کے لائسنسز دیتے ہیں۔ تو کافی ساری overlapping بھی تھیں۔ اور اس کے اندر contradictory kind of situation prevail کرتی تھی ۔ جو انہوں نے کہا اس کا نچوڑ یہ ہے یہ بات صحیح ہے کہ پچاس سال میں اب تک کسی ایک آدمی کو بھی spurious medicine بیچنے یا جو substandard medicines ہیں اس سلسلے میں سزا نہیں ہوئی۔ معمولی fine تو ہوا ہے لیکن اس طرح کی کوئی sentence نہیں ہوئی کہ کوئی آدمی جیل کے اندر سزا پوری کر کے آیا ہو۔ تو یہ ساری چیزیں میرے ذہن میں تھیں ۔ آپ جیسے سمجھتے ہیں یہ بڑا lengthy process ہے legislation کا تو ہم نے آ کر اس کے اوپر کام کرنا شروع کیا تھا ۔ ۷ اکتوبر ۱۹۹۷ء کو ہم نے سارے صوبوں کو اس پر بلایا تھا ۔ کیونکہ یہ ایک فیڈرل لیول کا سبجیکٹ نہیں ہے۔ جب تک اس پر provinces کو بھی ساتھ نہ ملائیں۔ تو implementation پر کہیں بھی آ کر problem کھڑے ہو سکتے ہیں۔ تو جو سیکریٹری لیول پر ہماری میٹنگز ہوئی تھیں۔ اس میں جو تجاویز ہم نے رکھی تھیں دو صوبوں، بلوچستان اور سرحد نے اس پر agree کیا ۔ لیکن سندھ نے اور پنجاب نے اپنی آراء سے ہمیں مستفید نہیں کیا تھا ۔ پھر یہ process چلتا رہا اب پچھلے مہینے پھر

ہم نے میٹنگ بلائی تمام provinces کی اور اس کے اندر پنجاب نے بھی ہمیں اپنا ایک draft بھیجا تھا جس کی بہت ساری باتوں پر ہم نے agree کیا ہے۔ کچھ ایک دو باتیں تھیں جو debateable تھیں۔ لیکن وہ بعد میں واپس چلی گئیں۔ اب گورنمنٹ جو بل تیار کر رہی ہے وہ final stage پر ہے۔ اور وہ بڑا comprehensive ہے۔ تو اس کے اندر ہماری جو PMDC ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ اس کو final shape دینے سے پہلے ہمیں بھی دیکھنے کا موقع فراہم کریں۔ جناب وہ professionals ہیں تو ہم نے ان کی آراء کو بھی اس میں شامل کرنے کے لئے ایک ہفتے کا انہیں وقت دیا ہے کہ آپ بھی اپنی آراء اس میں شامل کر دیں۔ تو اس مرحلے پر جو contribution valuable ہے یہاں پر سید اقبال حیدر صاحب کا میں اس کو appreciate کرتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک comprehensive Bill جو ہے وہ تیار کر کے legislation کے لئے ہم یہاں پر لا رہے ہیں اس میں ہم fine کی بجائے جو بھی پکڑا جائے گا۔ اس کے لئے سزا تجویز کر رہے ہیں تاکہ یہ نہ ہو کہ چند ہزار جرمانہ دے کے وہ نکل جائیں۔ اور اس وقت جو صورت حال ہے اس کو کنٹرول کرنے کے لئے بنیادی جو اقدامات ہیں وہ ہم لے رہے ہیں۔ اور یہ بل جلد ہم انشاء اللہ اس سیشن میں یا اگلے میں لے آئیں گے۔ اس کے لئے ان کی جو تجاویز ہیں ہم اس سے بھی استفادہ کر رہے ہیں۔ اور ان کو شامل کر رہے ہیں ۔ اس بل میں تھوڑی بہت ایسی چیزیں ہیں جو overlapping کرتی ہیں۔ کچھ comprehensive چیزیں نہیں دی ہیں۔ ان تمام پہلوؤں کو ہم مدنظر رکھتے ہوئے ان کی تجاویز کو شامل کر کے انشاء اللہ، میں ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ بار بار انہوں نے issue کو raise کیا ہے، ہم ان کو شامل کر کے بہت جلد ایک بل سینٹ سے initiate کریں گے۔

جناب چیئرمین: تو اس بل کے بارے میں آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں کہ اس بل کو کیا کیا جائے؟

مخدوم محمد جاوید ہاشمی: میں نے عرض کیا ناں کہ یہ ایک lengthy process تھا۔ میں اس مرحلے پہ یہ نہیں کہتا کہ-------

جناب چیئرمین: نہیں، اس بل کو جو انہوں نے پیش کیا ہے کیا کیا جائے آپ کی کیا recommendations ہیں۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی : میں ان سے یہ request کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس پر ہمیں موقع دیں comprehensive چیزیں ہم لا رہے ہیں، وہ یہیں سے پیش ہونی ہیں۔ اس میں ان کی تجاویز کو بھی ہم سامنے لائیں گے اور میری درخواست یہ ہے کہ اس کو فی الحال پریس نہ کریں۔ ہم ان کو لے آئیں گے۔ یہ میری ان سے درخواست ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر : میں بہت مشکور ہوں کہ میرے معزز وزیر نے صحت مندانہ اور مثبت ردعمل کا اظہار کیا ہے اور ہم اس کا جواب مثبت جذبات سے ہی دینا چاہتے ہیں لیکن اس میں ہماری عرض ضرور ہو گی کہ Bureaucratic role یہ ہے کہ وہ بہت جلد بھی سالوں میں گزر جاتا ہے۔ تو ہم یہ چاہیں گے ایک تو ڈیٹ بتا دیں کہ دس ستمبر تک آ جائے گا یا پندرہ ستمبر تک آ جائے گا۔ تو جب تک یہ بل آجائے اس کو defer کرنے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی : مہربانی کی ہے defer کرنے کی لیکن اس کے باوجود میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ میں نے اس کے اوپر کافی کام کیا ہے۔ اب بالکل یہ final stage آ گئی ہے۔

جناب چیئرمین: ذرا زور ڈالیں ناں تاکہ جلدی آ جائے۔

سید اقبال حیدر : ڈیٹ بتا دیں۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی : Exact date نہ کہلوائیے لیکن اس کو ایک سے زیادہ آگے نہیں جانے دیں گے۔

سید اقبال حیدر : ایک مہینے کے اندر اندر کر دیں۔

مخدوم جاوید ہاشمی : انشاء اللہ کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: فی الحال deferred ۔

سید اقبال حیدر : defer کر دیتے ہیں ایک مہینے کے لئے۔

Mr. Chairman : O.K. Next is Raza Rabbani Sahib, No 10.

Mian Raza Rabbani : Sir, I beg to move for leave to introduce a Bill further to amend the Exit from Pakistan Control Ordinance, 1981 [The Exit from Pakistan (Control) (Amendment) Bill, 1998] .

جناب چیئرمین: اس کے کیا مقاصد ہیں جناب -

Mian Raza Rabbani : Sir, I will be very brief on this. Sir, through this Bill I have essentially sought an amendment in Section 2 and Section 3 of the Exit from Pakistan Control Ordinance 1981. Sir, in Section 2, I have sought that sub-sections (2) and (3) should be omitted and a new sub-section should be added which would read that before making an order under sub-section (1) that is an order of placing a person on the Exit Control List, the Federal Government shall specify the grounds initially if there was no compulsion, the Federal Govt. shall specify the grounds on which the order is proposed to be made and shall communicate the grounds within 24 hours. I have laid a time limit of 24 hours of making the order to the person prohibited. So essentially section 2 came at a specifying the grounds and communicating throse grounds to the aggrieved persons within a period of 24 hours.

Then Sir, I have sought an amendment in sub-section (3) in Section 3 and have sought that sub-section (3) be omitted and a new sub-section be added that the Federal Government shall decide . Now this is when a representation is made to the Federal Government, that the Federal Government shall decide the representation made in sub-section (1) within 7 days because right now there was no time period that was provided Sir. So I said that the Federal Government shall decide the representation made in sub-section(1) within 7 days failing which the order made under sub-section (1) of section-2 shall lapse. So, this is

the basic although, we are principally against the placing of persons on the Exit Control List because we feel it is a violation of the constitutional rights but nonetheless till such time as the Government does not repeal this or we ourselves are not in government in order to bring it as much as in conformity with norms of natural justice, I move these amendments and I hope that the Interior Minister would not oppose this Bill and let it be referred to the Standing Committee.

Mr. Chairman: Minister of Interior.

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب عالی! اس سلسلے میں میں صرف یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ جن sections کا حوالہ دیا گیا ہے ان میں کئی ایک ایسی sections ہیں جو اس میں پہلے ہی شامل ہیں اور اس سے بھی بہتر ہیں۔مثال کے طور پر یہ کہا گیا کہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر اطلاع دینا لازم ہے۔ جس وقت کسی کو ECL پر رکھا جاتا ہے تو فوری طور پر اس کو ایک لیٹر لکھ دیا جاتا ہے کہ آپ کو ECL پر رکھ دیا گیا ہے ۔اگر چوبیس گھنٹے میں نہ پہنچے تو ۴۸ گھنٹے میں پہنچ جائے گا۔لیکن اس کے علاوہ بھی ایک دو چیزیں ہیں۔۱۵ دن کے اندر اندر اسے بتا دیا جاتا ہے کہ آپ کو کس بنا پر ECL پر رکھا گیا ہے۔ یہ تفصیلات کی باتیں ہیں لیکن اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیجنا چاہیئے تو وہاں پر تفصیل کے ساتھ اس پر بحث ہو جائے گی۔

Mr. Chairman: OK. Not opposed. Rabbani Sahib please, read it then.

Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to introduce a Bill further to amend the Exit from Pakistan Control Ordinance, 1981 {(The Exit from Pakistan Control (Amendment) Bill, 1998}.

Mr. Chairman: The Bill stands introduced and stands referred to the Standing Committee concerned. No. 12.

Mian Raza Rabbani: Sir, this is being moved on my behalf, Mr. Hussain Shah Rashdi, Syed Iqbal Haider, Mr. Aitzaz Ahsan, Mr. Rafique Ahmed

Sheikh and Syed Masud Kausar.

I beg to move for leave to introduce a Bill further to amend the Anti-Terrorist Act, 1997, {The Anti-Terrorist(Amendment) Bill, 1998}.

جناب چیئرمین: اس میں کیا ہے جی؟

Mian Raza Rabbani: Sir, I will try to be very brief on this. Sir, you would recall that this matter went up in appeal before the Supreme Court of Pakistan and on the 15th of May, 1998, a short order was passed by the Supreme Court, which was followed by subsequently a detailed order but in the short order, it was given that certain provisions or certain sections of the Anti-Terrorist Act were not either in consonance with the provisions of independence of the judiciary or in accordance with the principles of natural justice and therefore, the Supreme Court held certain sections of the Anti-Terrorist Act, 1997 as being invalid and made an observation to the extent that amendment in the law should be made. We in the Opposition waited because we thought that the government would naturally be making legislation in this regard but you would see from the 15th of May, 1998 till today, a span of over 4 or 5 months have passed and the Government has failed to take any initiative in this regard and therefore, we were constrained to move the amendments in the light of the Supreme Court observation.

I will be very brief, sir, the Supreme Court had said that the provision of Section 5 is held to be invalid to the extent that it authorizes the officer of the police , armed forces and civil armed forces charged with the duty of preventing terrorism, to open fire or order for opening of fire against persons who in his opinion , in all probability , are likely to commit a terrorist act or any scheduled offence without being fired upon. So, it was held that to this extent sub-section

(2) of Section (5) was invalid. So we have brought it in conformity with what the Supreme Court has said and we have deleted this portion.

Then secondly sir, they had said that Section 10 of the Anti Terrorist Act , in its present form , is invalid . The same requires suitable amendment as to provide that before entering, this was when entry could be made into any premises on the ground that there was material available or on the ground there was some video cassettes or the recorded material that was available, the Supreme Court held that this was not proper and that reason should be recorded in writing and that those reasons should be communicated to the person before such a search is undertaken. So we have amended Section 10 accordingly in the light of what the observations of the Supreme Court were.

Similarly, sir, the Supreme Court held that sub-section(10) of Section 19 which provides for trial of an accused in absensia on account of his mis-behaviour in court, is violative of Article 10 of the Constitution and therefore, it is declared invalid. So we have asked for the deletion of this sub-section (10) of Section 19.

Similarly, sir, the Supreme Court had held that Sections 24, 25, 27, 28, 30 and 37 of the Act are also invalid in their present form as they militate against the concept of independence of judiciary and Articles 175 and 203 of the Constitution. They need to be amended so as to vest the appellate power in a High Court instead of an Appellate Tribunal and to use the words High Court in place of Appellate Tribunal. In this , they had set up a parallel judiciary like they have in the 12th Amendment and the Supreme court has held that the Appellate Tribunal should be replaced by an appeal lying to the High Court and subsequent changes in the sections have accordingly been made.

Similarly, sir, the Supreme Court held that Section 28 of the Act is not valid in its present form as it makes admissible the confession recorded by a police officer , not below the rank of a Deputy Superintendent of Police , as it is violative of Article 13(b) and 25 of the Constitution. The Supreme Court had said that the words Deputy Superintendent of Police should be replaced by the word a Judicial Magistrate . So we have subsequently amended Section 26 in line with the recommendation of the Supreme Court and said that now a confessional statement should be before a Judicial Magistrate. The Supreme Court had further said that Section 6, 7, and 8 of the Act, that is the schedule of the Act, should have a nexus with Section 6, 7 and 8 of the Act, so therefore, we have amended the schedule accordingly to bring it in consonance with Section 6, 7 and 8 of the Act.

The Supreme Court also held that Section 35 of the Act in its present form is not valid as it militates against the concept of the independence of judiciary and is also violative of Articles 175 and 203 of the Constitution. It needs to be suitably amended in as much as the power to frame rules initially under the Act lies with Federal Government . But now the Supreme Court held that the power to make rules should vest in the High Courts and that the Federal Government should only notify those rules. So we have amended Section 35 accordingly , vesting the powers of making the rules with the High Court and the powers to notify it with the Federal Government.

And in the last sir, the Supreme Court held that Section 14 of the Act requires to be amended so as to provide security of the tenure of the judges of Special Courts in consonance with the concept of independence of judiciary. At the present moment they were being appointed and the terms and conditions were being regulated by the Federal Government and essentially the Law

Ministry We have amended that in accordance with the observations of the Supreme Court and brought them under the superintendence of the High Court and Chief Justices of the respective High Courts.

So therefore sir, the basic aim of amending this Act is to bring it in consonance, to bring in line with the observations of the Supreme Court of Pakistan. I hope that the honourable Minister for Parliamentary Affairs will not oppose this Bill and will let it go to the Standing Committee on Law and Justice. Thank you.

Mr.Chairman: Minister for Parliamentary Affairs.

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! میں عرض کروں گا کہ اس سلسلے میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق لاءمنسٹری اقدامات کر رہی ہے۔ آج اتفاق سے لاءمنسٹر صاحب تشریف نہیں لا سکے انہوں نے آ کر اس ساری چیز کی یہاں وضاحت کرنی تھی۔ میں فاضل ممبر صاحب سے استدعا کروں گا کہ اگر اگلے ہفتے تک اس کو ڈیفر کر دیں تو لاءمنسٹر صاحب latest position یہاں آ کر بیان کر دیں گے اور اس کے بعد اگر مناسب سمجھا گیا تو پھر اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجا جائے گا۔

میاں رضا ربانی ۔ جناب والا! میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ یہ مسئلہ کب سے pending ہے۔ 15 مئی سے لاءمنسٹر ی کو اس بات کا خیال نہیں آیا اور متواتر اخبارات میں یہ بات آتی رہی تھی کہ حکومت سپریم کورٹ کی observation کی روشنی میں کوئی amendment نہیں کر رہی۔ اب غالباً ہمارا نوٹس جانے کے بعد لاءمنسٹری کو خیال آیا ہے and they have undertaken this exercise میں آپ سے اور آپ کے ذریعے معزز منسٹر صاحب سے request کروں گا کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ اس بل کو سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کرنے دیں۔ اس بل پر خاصی محنت اپوزیشن کے ممبران کی لگی ہے اس کو ڈرافٹ کرنے اور اس کو تیار کرنے میں محنت لگی ہے اور لاءمنسٹری کو ہم نے اسی لئے آج سے پہلے یہ بل move نہیں کیا تھا۔

Although we were conscious of this because our people are being directly affected by it but we did not do it that let the government take the initiative. The government has not taken the initiative. Even today, they could have said that we are moving a bill tomorrow but even today they say let the matter pend, the Law Minister will come and make the statement. I will, therefore, humbly request the minister to let it go to the committee, heavens are not going to fall. We will discuss it with the Law Minister in the Committee sir.

میاں محمد یسین خان وٹو ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ کہ اگلے ہفتے پر اگر کر لیں، اگلے سوموار پر ۔ لاء منسٹر صاحب اس وقت تک کی پوزیشن بتا دیں گے اور مجھے اتنا علم ہے کہ لاء منسٹری سپریم کورٹ کے فیصلے کے متعلق اقدامات کر رہی ہے اور latest پوزیشن آج انہوں نے بتانی تھی ۔ میرے پاس اتفاق سے فائل نہیں ہے ۔ منسٹر صاحب تشریف نہیں لا سکے۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ اگر ایک ہفتے کے لئے pending کر دیں تو اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا ۔ اگر اس دن دیر ہوئی تو پھر سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجا جا سکتا ہے ۔ اگر ایک ہفتے کے لئے صرف ---

میاں رضا ربانی ۔ ایک تو اگلے ہفتے سیشن کا پتہ نہیں ہے، دوسری بات یہ ہے جناب کہ ابھی پونے نو بج رہے ہیں، لاء منسٹر کو اس سے بڑا اور کیا کام ہو سکتا ہے کہ ہاؤس میں legislation ہو رہی ہے، سینٹ چل رہا ہے، سپریم کورٹ کی observation کے مطابق ایک بل introduce ہو رہا ہے اور وہ کہہ رہے ہیں جی کہ میں کسی اور میٹنگ میں مصروف ہوں، میں نہیں آ سکتا۔

جناب چیئرمین ۔ چلیں میاں صاحب، پھر جانے دیں سٹینڈنگ کمیٹی کو ۔ جو وہاں سے آئے گا وہ بھی چلا جائے گا۔

میاں محمد یسین خان وٹو ۔ ٹھیک ہے جناب ۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین۔ Leave granted, not opposed پڑھ دیں جی رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to introduce the bill further to amend the Anti Terrorists Act, 1997, [the Anti Terrorists (Amendment) Bill, 1998].

Mr. Chairman: The bill stands introduced and stands referred to the standing committee concerned.

اچھا جی اب وقت کافی ہو گیا ہے، کل کے بارے میں کیا فیصلہ کیا آپ لوگوں نے ۔

میاں رضا ربانی ۔ جناب صبح آپ فارن پالیسی کے اوپر ڈیبیٹ رکھ لیں

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب چیئرمین ! میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ ساتھ اس بات کا بھی ہم خیال رکھیں کہ صدر صاحب کے بارے میں جو ریزولیوشن ہے یا تو اس کو ۔۔

میاں رضا ربانی ۔ جناب کل فارن پالیسی پر شروع کر لیں پھر اس کے بعد ۔۔۔

سید اقبال حیدر ۔ میری صرف ایک گزارش ہے وٹو صاحب سے ۔ ہمیں صرف اتنا بتا دیں کہ یہ اجلاس اگلے ہفتے بھی چلے گا تاکہ ہم صدر صاحب کے خطاب کے بارے میں بھی فیصلہ کر لیں آپس میں ، اگر اگلے ہفتے آپ چلا رہے ہیں ۔ لیکن اگر آپ ٹال مٹول ہی سے کام لیں گے تو پھر ہم سے cooperation کی توقع نہ رکھیں ۔ ہمیں صاف بتا دیں کہ اگلے ہفتے چلے گا کہ نہیں۔

جناب چیئرمین ۔ چلیں کل آپ بتا دیں اگر کوئی۔۔۔

میاں محمد یسین خان وٹو ۔ جی کل میں ۔۔۔

سید اقبال حیدر ۔ کل ہمیں صاف صاف بتا دیں کہ اگلے ہفتے اجلاس چلے گا ۔ گول مول جواب نہ دیں، صاف صاف بتا دیں۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی ۔ جناب میں ریزولیوشن withdraw کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ Withdraw کرنے کے لئے motion move کریں۔

Dr. Jamiluddin Aali: I beg to move sir that I should be allowed to withdraw this resolution .

Mr. Chairman: Does the House agree to withdraw.

(The motion was carried)

Mr. Chairman. The House agrees, resolution stands withdrawn, item No. 15, Raza Rabbani.

Mian Raza Rabbani: Sir, item 15.

جناب چیئرمین- جی یہ تو ہے ناں اس میں commenced کی کیا بات ہے -

میاں رضا ربانی- نہیں جناب پھر وہ ballotمیں چلی جائے گی ناں - 15 withdraw ہو گئی ہے تو if you let me move this so it will come as a commenced motion

جناب چیئرمین- اچھا چلیں move کر دیں -

Mian Raza Rabbani: Thank you sir. I beg to move the following resolution that :-

"This House recommends that a list containing the names of the persons or organizations involved in the flight of capital from the 20th May to 1st June, 1998 be laid on the table of the House."

Mr. Chairman: It stands moved So the House is adjourned till tomorrow at 10.00a.m.

(The House then adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Tuesday, 25th August, 1998.